

میزان الصرف

مع منشعب
و
اردو حواشی

تصنیف: علامہ سراج الدین ابن عثمان رحمة اللہ تعالیٰ

تمثیل: شیخ الحدیث مولانا عبد الرزاق بھتہ الوی حطاری

مصنف منشعب

ملاحم زہد یونی



مکے تبجہ قادریہ لاهور

میزان الصرف

مع منشعب

و

اردو حواشی

تصنیف: علامہ سراج الدین ابن عثمان رحمہما اللہ تعالیٰ
تحشیہ: مولانا عبد الرزاق بھٹرا لوی (راولپنڈی)

مصنف منشعب

ملاحمزرہ بدایونی

مکتبہ قادریہ

جامعہ نظامیہ رضویہ لوہاری منڈی لاہور

مقدمہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی رَحْمٰتِ الْعَالَمِیْنَ مُحَمَّدٍ
وَالِهٖ اَجْمَعِیْنَ

تعریف علم صرف = علم صرف آں است کہ در و بیان کردہ باشد بناء کلمات و تغیر کلمات سوائے اعراب و بناء۔
موضوع او = الْكَلِمَةُ مِنْ حَيْثُ الصِّيغَةُ است۔

غرض علم صرف = آں است کہ انسان بوقت تلفظ کلمات عربیہ از خطا لفظی بحسب صیغہ محفوظ میباشد۔
لفظ = آں باشد کہ انسان او را تلفظ می‌توان کرد و در لغت مطلقاً انداختن است
سه اقسام لفظ - لفظ مہمل، لفظ مستعمل مفرد، لفظ مستعمل مرکب۔

لفظ مہمل - آں باشد کہ وضع نہ کردہ باشد برائے معنی چون جَسَقٌ و ہمہ لواطی بے معنی چون ماء و اداء؛
طعام شعائم۔

لفظ مستعمل مفرد - آں باشد کہ یکی لفظ وضع کردہ باشد برائے دلالت بر یک معنی چون خَوَّبٌ، رَجُلٌ، مِنْجٌ۔
لفظ مستعمل مرکب - آں باشد کہ اندو کلمہ (مفرد) یا از زیادہ حاصل شود چون خَوَّبٌ زَيْدٌ، زَيْدٌ خَوَّبٌ
صرفی از مفردات بحث میکنند و نخیای از مرکبات چون مفرد از مرکب مقدم باشد طبعاً پس باین وجه علم صرف
را از نحو مقدم می‌خوانند۔

سه اقسام کلمہ - اسم، فعل، حرف۔

اسم - آں کلمہ است کہ بر معنی مستقل دلالت بنفسہ کند و مقترن بیکے از از منہ ثلاثہ (ماضی، حال و مستقبل)

نام کتاب	میزان لہ صرف و منشعب
تصنیف	۱۱ علامہ سراج الدین ابن عثمان
حاشیہ	۱۳۱ علامہ بدایونی
تاریخ اشاعت	مولانا عبد الرزاق بھترالوی
صفحات	۱۲۱۶ / ۱۹۹۵ء
مطبع	۵۶
ناشر	
قیمت	

ملنے کا پتہ

مکتبہ قادریہ، جامعہ نظامیہ رضویہ لوہار مینڈی، لاہور (۸۱)
مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ (نزد سٹا ہوٹل) لاہور

نہاں چوں کجَلُ -

فعل - آن کلمہ است کہ بر معنی مستقل دلالت بنفسہ کند و مقترن بیکے از ازمینہ ثلاثہ باشد چوں حَضْرَبٌ، اَيْضَرِبُ، سَوَفَ يَضْرِبُ -

حروف - آن کلمہ است کہ بر معنی مستقل دلالت بنفسہ نکند بل محتاج باشد بمضمضمیمہ -

سہ اقسام اسم - مصدر، مشتق، جامد -

مصدر - در لغت جاتی صدور را گویند و در اصطلاح آن اسم است کہ از وہ چیزے اشتقاق کردہ باشد و در معنی فارسی آنرا و دَن یا تَن باشد چوں فَعَلَ کردن، جَلُوْنُسُ نشستن -

مشتق - آن اسم است کہ از مصدر یا بواسطہ اشتقاق کردہ باشد -

تنبیہ - مطلقاً مشتق فعل و اسم ہر دو را گویند و تعریف مطلقاً مشتق این است کہ مشتق آن است کہ از مصدر اشتقاق کردہ باشد یا بواسطہ بلا و بواسطہ - چوں حَضْرَبٌ از حَضْرَبٌ و ضَرْبٌ از

يَضْرِبُ بنا کردند معنی ماضی بلا و بواسطہ مشتق کردہ باشد و دیگر افعال و اسماء بواسطہ مشتق کردہ باشند - جامد - آنست کہ از چیزے مشتق نہ باشد و از وہ چیزے مشتق نہ باشد -

سہ اقسام فعل - ماضی و مضارع و امر - اصل اقسام فعل این سہ اند و دیگر از مضارع بنا کردہ شوند - ماضی آن فعلست کہ وضع کردہ باشد برائے حدت در زمانہ گذشتہ -

مضارع - در لغت بمعنی مشابہ است و در اصطلاح فعلیست کہ وضع کردہ باشد برائے حدوت کارے در زبان حال یا استقبال -

امر - در لغت فرمودن کارے را گویند و در اصطلاح فعلیست موضوع باشد برائے طلب از مخاطب -

سہ اقسام حرف - تہجی - مبانی، معانی -

تہجی یا ہجاء - چوں حروف را با سماء آنها شمار کردہ باشد مثلاً الباء و الجیم اینہا حروف ہجاء گفتمہ شود -

مبانی - چوں حروف ہجاء کلمہ باشد آنہا را مبانی گویند چوں جَاء و حَضْرَبٌ ذَبْدٌ -

معانی - چوں حروف دلالت بر معانی کنند حروف معانی اند چوں جَاء و حَضْرَبٌ دلالت بر الصاق کند -

میزان - در کلام عرب قاعین و لام است حرفے (ہجاء) کہ در مقابلہ قاعین و لام است اصلی است چوں حَضْرَبٌ بروزن فَعَلَ و حرفیکہ بمقابلہ این حروف نہاں زائد باشد چوں اَکْرَمٌ بروزن اَفْعَلٌ -

مجرد - حروف اصلی فقط در کلمہ باشند زائد نہاں باشند آنرا مجرد گویند -

مزید فیہ - آنرا گویند کہ در حروف زائد نیز باشند معنی در حروف اصلی و حروف زائد باشند -

سہ اقسام مجرد و مزید فیہ - ثلاثی، رباعی، خماسی -

ثلاثی - آن است کہ در وہ حروف باشند کہ فقط اصلی باشند ثلاثی مجرد چوں حَضْرَبٌ بروزن فَعَلَ و اگر زائد

نیز باشند ثلاثی مزید فیہ است چوں اَکْرَمٌ بروزن اَفْعَلٌ -

رباعی - آن است کہ در وہ چار حروف باشند قاعین و دو لام کہ فقط اصلی باشند رباعی مجرد چوں دَحْرَجٌ بروزن فَعَّلَ و اگر زائد نیز باشند آنرا رباعی مزید فیہ گویند چوں تَدَحْرَجٌ بروزن تَفَعَّلَ -

تنبیہ - فعل فقط ثلاثی و رباعی باشد نہ خماسی و اسم ثلاثی و رباعی و خماسی باشند یعنی فعل را چہار قسم است ثلاثی مجرد و ثلاثی مزید فیہ و رباعی مجرد و رباعی مزید فیہ -

خماسی - آنست کہ در وہ پنج حروف باشند قاعین و دو لام کہ فقط اصلی باشند آنرا خماسی مجرد گویند چوں جَحْرَشٌ بروزن جَحَّرَشٌ

بروزن فَعَّلَلٌ و اگر زائد نیز باشند آنرا خماسی مزید فیہ گویند چوں خَنَّ دَلِيسٌ بروزن فَعَّلِلٌ -

سہ اقسام وزن - صرفی، صوری، عروضی -

وزن صرفی - آن است کہ ساکن مقابل ساکن و متحرک مقابل متحرک باشند مع خصوصیت حرکات و سکانات و اصلی وزائد

وزن صوری - آنست کہ در وہ پنج حروف باشند قاعین و دو لام کہ فقط اصلی باشند آنرا خماسی مجرد گویند چوں جَحْرَشٌ بروزن جَحَّرَشٌ

وزن عروضی - آنست کہ در وہ پنج حروف باشند قاعین و دو لام کہ فقط اصلی باشند آنرا خماسی مجرد گویند چوں جَحْرَشٌ بروزن جَحَّرَشٌ

۱- وزن نکالتے وقت اصلی حروف کے مقابل قاعین، لام کو لاتے ہیں لیکن زائد حروف وزن میں خود ہی آتے ہیں جیسے اَکْرَمٌ میں ہمزہ زائد ہے وزن میں ہمزہ ہی لایا گیا ہے لیکن جب عین یا لام کلمہ میں تکرار ہو تو وزن میں عین اور لام کو ہی مشدود کیا جاتا ہے جیسے حَضْرَبٌ کا فَعَّلٌ ہے فَعَّلٌ نہیں ایسے ہی اَحْمَرٌ کا اَفْعَلٌ ہے اَفْعَلٌ نہیں -

۲- ثلاثی میں چونکہ تین حرف ہوتے ہیں اس لیے اس کا نام بھی ثلاثی رکھا گیا ہے تین حروف والا جس کلمہ میں چار حرف اصلی ہوں وہ رباعی کہلاتا ہے یعنی چار حروف والا، جس میں پانچ حرف اصلی ہوں وہ خماسی کہلاتا ہے یعنی پانچ حروف والا -

چون ضَوَارِبُ بروزن فَوَاعِلُ

وزن صوری۔ آنست کہ ساکن مقابل ساکن متحرک مقابل متحرک باشد مع خصوصیت حرکات و سکنات سولے لحاظ اصلی وزائد چون ضَوَارِبُ بروزن مَفَاعِلُ۔ و چون دَهْوُ بروزن فَعْلُ

وزن عروضی۔ آنست کہ ساکن مقابل ساکن متحرک مقابل متحرک باشد سولے لحاظ خصوصیت حرکات و سکنات و سولے لحاظ اصلی وزائد چون شَرِيفُ بروزن فَعُولُ و چون يَادِئِي بروزن مُسْتَفْعِلُونَ سه اقام حرکات۔ حرکات اعرابیه، حرکات بنائیه، حرکات مشترکہ۔

ہفت اقام۔ ہمہ اسماء و افعال از ہفت اقام بیرون نیست۔ صحیح، مہمز، مضاعف، مثال، اجوف، ناقص، لیفیف۔ بعضے ہفت اقام را چہار اقام گویند۔ صحیح، مہمز، مضاعف، معتل۔

و معتل را بر دو قسم منقسم کردند معتل بیک حرف و معتل بدو حرف، و معتل بیک حرف را بر سه اقام منقسم کردند، معتل الفاء و معتل العین و معتل اللام۔

صحیح۔ آنست کہ در مقابلہ فاء و عین و لام کلمہ او حرف علت و ہمزہ و دو حرف بیک جنس نباشد چون حَنْبِ و حَنْبُ و در ضَارِبُ و یَضْرِبُ و حَنْبُ اگر چہ حرف علت است لیکن در فاکلمہ و عین و لام نیست لہذا صحیح است۔

حرکات اعرابیه: معرب پر داخل ہونے والی حرکات کو کہتے ہیں ان کا نام رفع (پیش) نصب (زیر) جر (زیر) ہے۔
حرکات بنائیه: یعنی پر داخل ہونے والی حرکات کو کہتے ہیں ان کا نام ضم (پیش) فتح (زیر) کسر (زیر) ہے۔
حرکات مشترکہ: معرب اور یعنی دونوں پر داخل ہونے والی حرکات کو کہتے ہیں ان کا نام ضمہ (پیش) فتحہ (زیر) کسرہ (زیر) ہے۔
معرب: اسے کہتے ہیں جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدل جائے جیسے جاء زیداً، رایت زیداً، امرت بزیداً۔ میں لفظ زیداً
یعنی: جس کا آخر عوامل کے بدلنے سے بدلے جیسے جاء هؤلاء، رایت هؤلاء، امرت بہؤلاء۔ میں لفظ هؤلاء

لہ ضَوَارِبُ میں پہلے اور دو سحر حرف پر فتح تیسرا حرف الف ساکن چوتھا کسور یا پخوانی مفہوم اوزن میں بھی یہی صورت ہے۔ پہلے حرف کے بعد دو حرف زائد و زلن میں بھی پہلے کے بعد دو حرف زائد ہیں لہ مَفَاعِلُ اور ضَوَارِبُ میں حرکات و سکنات کا لحاظ نہیں کیا۔ یہی ہیں لیکن اصلی اور زائد کا لحاظ نہیں کیا گیا کیونکہ ضَوَارِبُ میں دو سحر اور تیسرا حرف

تسبیہ: نزدنجویاں صحیح آنست کہ در آخر او حرف علت نباشد فقط۔ لہذا مہمز و مضاعف و مثال و اجوف نزدنجویاں صحیح اند۔

مہمز۔ آنست کہ در مقابلہ فایا عین یا لام کلمہ او ہمزہ باشد و مہمز بر سرہ قسم است۔ مہمز الفاء، مہمز العین، مہمز اللام۔ مہمز الفاء آنست کہ در مقابلہ فاکلمہ او ہمزہ بود چون اَمْرٌ و اَمْرٌ۔

مہمز العین۔ آنست کہ در مقابلہ عین کلمہ او ہمزہ بود چون سَأَلَ و سَأَلَ۔ مہمز اللام۔ آنست کہ در مقابلہ لام کلمہ او ہمزہ بود چون قَرَأَ و قَرَأَ۔

مضاعف۔ آنست کہ در دو حرف بیک جنس باشد باز مضاعف بر دو قسم است مضاعف ثلاثی و مضاعف رباعی، مضاعف ثلاثی آنست کہ در مقابلہ عین و لام کلمہ او دو حرف بیک جنس باشد چون حَمْدٌ در اصل مَدَدٌ بود و مَدَدٌ در اصل مَدَدٌ بود و مضاعف رباعی آنست کہ در مقابلہ فاکلمہ و لام اول و عین و لام ثانی دو حرف بیک جنس باشد چون ذَلْزَلٌ، ذَلْزَلٌ۔

معتل۔ آنست کہ در دو حرف علت باشد یک یا دو گمراہ حرف علت باشد آنرا معتل بیک حرف گویند و گمراہ باشد آنرا معتل بدو حرف گویند۔

حروف علت۔ ہاند۔ واؤ، الف، یا، مجموعہ وے وائے بود۔ علت دلغت مرض را گویند چون این حروف از زبان مریض بوقت درد صادر ہونند پس ازیں وجہ اینہا را علت گویند یا مثل مرض این حروف متغیر ہونند یا مثل مریض این حروف ضعیف ہونند۔

معتل الفاء / مثال۔ آنرا گویند کہ در مقابلہ فاکلمہ او حرف علت باشد اگر واؤ واقع شود آنرا مثال واوی یا معتل الفاء واوی گویند چون وَعَدٌ، وَعَدٌ۔ اگر یا واقع شود آنرا مثال یائی یا معتل الفایائی گویند چون یُسْرٌ، یُسْرٌ۔

معتل العین / اجوف۔ آنست کہ در مقابلہ عین کلمہ او حرف علت باشد اگر واؤ واقع شود آنرا اجوف واوی یا معتل العین واوی گویند چون قَوْلٌ و قَوْلٌ۔ در اصل قَوْلٌ بود و اگر یا واقع شود آنرا اجوف یائی یا معتل العین یائی گویند چون بَيْعٌ و بَيْعٌ۔

گویند چون بَيْعٌ و بَيْعٌ در اصل بَيْعٌ بود۔

مقل اللام ناقص آنتست کہ در مقابلہ لام کلمہ او حرف علت واقع شود اگر و اذ واقع شود آنرا ناقص واوی یا
 مقل اللام واوی گویند چون دَعَوَةٌ و دَعَاءٌ در اصل دَعَا و بُود دَعَا و اَصْل دَعُوَ بود۔ و اگر یا واقع شود
 آنرا ناقص یائی یا مقل اللام یائی گویند چون رَحِيٌّ و رَحِيٌّ و اَصْل رَحِيَ بود (مقل بدو حرف رالف گویند)
 لَيْفِيٌّ آن را گویند کہ در دو حرف علت واقع شوند۔ لَيْفِيٌّ بدو قسم است مفروق و مقرون۔

لَيْفِيٌّ مفروق آنتست کہ در مقابلہ فا و لام کلمہ او حرف علت واقع شود چون دَقِيٌّ و دَقِيٌّ و اَصْل دَقِيَ بود۔
 لَيْفِيٌّ مقرون آنتست کہ در مقابلہ عین و لام کلمہ او حرف علت واقع شود چون طَيٌّ و اَصْل طَوِيَ بود و طَوِيٌّ
 در اصل طَوِيَ بود۔

تفہیم: الف اگر چه حرف علت است لیکن الف بذاتہ در مقل واقع نشود و کما الف واقع شد پس او متغیر از واوی یا شود
 چون قَالَ و دَعَا در اصل قَوْلٌ و دَعُوٌّ بود ایں الف متغیر از وا و اوست و در بَاع و رَحِيٌّ الف متغیر از یا است
 کہ در اصل بَيْعٌ و رَحِيٌّ بودند پس از ایں و مقل واوی و مقل یائی گویند مقل الفی گویند لیکن نزد نحوایں مقل فقط اورا
 گویند کہ در مقابلہ لام کلمہ او حرف علت بود و نحوایں ظاهر حال را بینند اگر چه در اصل واوی یا باشد لیکن ظاہر اگر الف باشد
 نزد نحوایں مقل الفی باشد چون یَحْشِيٌّ نزد نحوایں مقل الفی است لیکن نزد صرفیایں مقل یائی است کہ در اصل یَحْشِيٌّ و
 بود لیکن مہوز و مثال واوی و مثال یائی و اجوف واوی و اجوف یائی و مضاعف ثلاثی و مضاعف رباعی ہمہ نزد

نحوایں صحیح اند چون در آخر او حرف علت نباشد۔
الف لَفِيفٌ لَفٌ سے بنا ہے لَفٌ کا مضمون ہے لَفِيفٌ اس میں دو حرف علت
 ہوتے ہیں جو کلمہ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں اس لیے اس کو لَفِيفٌ کہتے ہیں اور
 مفروق کا مضمون ہوتا ہے ہلکا ہوا اس میں حرف علت فا اور لام کلمہ میں ہوتے
 اس لیے حرف علت جدا ہونے کی وجہ سے مفروق کہلاتا ہے اور مقرون کا مضمون ہے ملا ہوا
 اس میں حرف علت عین اور لام کلمہ میں متصل ہونے کی وجہ سے مقرون کہلاتا ہے
 اہم اور نقل میں یہ صورت یائی جاتی ہے جیسے طَوِيٌّ اور طَيٌّ لیکن فا اور عین کلمہ
 میں حرف علت واقع ہو کر لَفِيفٌ مقرون صرف اہم ہوتا ہے جیسے یَوْمٌ۔
فائدہ: ہفتیبت اقام میں دو حصہ ہے کہ ہر کلمہ ثنائی نہیں اس کے حرف اولیہ
 کے مقابل حرف علت ہو گا یا نہیں اگر حرف علت ہو تو ایک ہو گا یا دو ہوں گے
 اگر ایک ہو تو اور فاکلمہ کے مقابل ہو تو مثال اور اگر عین کلمہ کے مقابل ہو تو اجوف
 اور اگر لام کلمہ کے مقابل ہو تو ناقص اور اگر دو حرف علت ہوں تو ان دونوں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَالصَّلٰوةُ عَلٰی
 رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ

بدل اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارین کہ جملہ افعال متصرفہ بر سرہ گوئے است ماضی و مستقبل و حال و ہر چہ
 جزا میں تہہ چیز است متصرفہ ہم ایں سہ اما ماضی فعلی را گویند کہ زمانہ گذشتہ تعلق دارد و آخر او ماضی باشد بر فتح قلت
 جزا میں تہہ چیز است متصرفہ ہم ایں سہ اما ماضی فعلی را گویند کہ زمانہ گذشتہ تعلق دارد و آخر او ماضی باشد بر فتح قلت

اہم گرامی ہے جس کا معنی بہت تعریف کیا ہوا بار بار تعریف کیا ہوا۔
 اصحاب جمع صاحب یا صاحب یعنی بار صحابی وہ شخص ہے جس نے حالت ایمان میں
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اختیار کی ہو خواہ ایک ساعت ہی کیوں نہ ہو اور
 حالت ایمان پر اس کا خاتمہ بھی ہوا ہو۔ اگر آپ کی ظاہری زندگی میں ایمان لایا ہو لیکن
 صحبت نصیب نہ ہوئی وہ صحابی نہیں جیسے حضرت نجاشی اور اولیٰ قریٰ اسی طرح ایذا
 باللہ خاتمہ ایمان پر نہ ہوا تو صحابی نہیں۔
 مصنف نے بیان کیا ہے اعلم نہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ کتاب کی عبارت فارسی ہے
 اسعدک جملہ دعا کی ہے یہ عربی میں لایا گیا ہے کیونکہ تمام زبانوں سے عربی زبان
 اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے اور اسی زبان میں دعا جلدی قبول ہوتی ہے۔ اسعد ماضی
 یعنی مستقبل کے استعمال ہے کیونکہ ماضی مقام دعا میں مستقبل کے معنی میں استعمال ہوتی رہتی
 ہے۔ البتہ مستقبل کا صیغہ بعد نہیں لایا گیا اس لیے کہ نیک تقاضی کا ارادہ کیا گیا ہے
 گویا کہ دعا قبول ہو چکی ہے اور نیک نیتی حاصل ہو چکی ہے۔
 گرد این ہوتی ہوں یعنی مصدر سے ماضی مضارع، امر، نہی وغیرہ بننے کے نامید کے
 متصرفہ کی قید سے یہ متصرفہ کو نکال لایا گیا ہے جیسے لیس، انم، بس وغیرہ۔
 اہم فاعل کا صیغہ کسی چیز سے باہر کرنا بعض کے نزدیک اہم مفول کا صیغہ ہے کسی
 چیز سے باہر لایا ہوا۔

مسوال۔ مصدر اور جامدان تین چیزوں کے سوا ہیں حالانکہ وہ ان تین سے متصرف نہیں
 جواب۔ اس سے مراد مشتقات ہیں مثل امر اہم فاعل، اہم مفول وغیرہ کے لفظ متصرفہ
 اس پر مضمون ہے کیونکہ مصدر اور جامدان متصرف نہیں۔
 زمانہ گذشتہ۔ یعنی اس سے دو جد و مدت گذشتہ زمانہ میں سمجھا جائے۔ ماضی میں
 گذشتہ زمانہ یعنی متصرفہ یعنی باعتبار اصل وقوع کے گذشتہ زمانہ پایا جائے لہذا
 لم یضرب سے ماضی کی تعریف نہیں ٹوٹے گی کیونکہ اس میں کلمہ لم کی وجہ سے گذشتہ
 زمانہ پایا گیا ہے کہ باعتبار وقوع کے۔
 اور عرب کے اسباب فاعلیت، مفولیت اور انصاف نہیں پائے گئے۔ یعنی
 کہتے ہیں جسکا آخر و اول کے بدلے سے بدلے اور عرب اسکی صند سے ہر فتح چونکہ
 فعلوں میں اصل بنا رہے اور اسموں میں اعراب اور اصل بنا رہیں سکون اور اعراب میں
 حرکت لیکن ماضی کو کلمہ کی صفت واقع ہونے کی وجہ سے اہم فاعل سے مشابہت ہے جیسے
 حرکت برعل قائم آتا ہے اسی طرح حرکت برعل قائم بھی جائز ہے فتح خفیف حرکت اسلئے لایا
 یا کہ فعل میں نسبت الی الفاعل اور نسبت الی الزمان کی وجہ سے نقل پایا گیا تھا کہ تعامل واقع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان
 رحمت والا ہے حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ
 میں اہم جلالت اللہ پہلے لائے ہیں، دوسرے مترجمین میں شروع کیا شروع کا لفظ لائے ہیں
 حالانکہ مقصود بھی یہ ہے کہ اسے کام کی ابتداء اللہ کے نام سے کی جا رہی ہے
 تو لفظ اللہ کو پہلے لایا جائے۔
 مصنف نے اپنی کتاب کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے شروع کیا ہے تاکہ قرآن پاک
 کی مطابقت ہو جائے اور حدیث پاک کی تابعداری پائی جائے حدیث پاک میں
 ہے کہ کل امری بال لا ید، فیہ باسم اللہ فیہوا جبر جو ذی شان کام اللہ
 کے نام کے بغیر شروع کیا جائے وہ بے برکت ہوتا ہے مصنف نے بسم اللہ کہہا ہے
 باشند نہیں کہا، ایک وجہ یہ ہے کہ قرآن پاک کی مطابقت ہو جائے دوسری وجہ یہ
 ہے کہ عین (قیم اور عین) برکت حاصل کرنا میں فرق ہو جائے کیونکہ باء عین
 ہے اور بسم اللہ عین ہے۔ اللہ اس ذات پاک کا نام ہے جو تمام صفات تکالیف
 کا حامل ہے۔ رحمت کرنے والا مومنوں اور کافروں پر، مومنوں
 پر دنیا اور آخرت میں اور کافروں پر صرف دنیا میں یعنی رزق اور صحت وغیرہ
 عطا کرنے والا۔
 پر دین میں حرفت زیادہ ہونے کی وجہ سے معنی میں بھی زیادتی ہے بخلاف رحیم کے
 کیونکہ رحمن میں پانچ حرفت ہیں اور رحیم میں چار۔
 حمد و ثنا ثابت ہے خاص اللہ تعالیٰ کے لیے جو تمام اقسام جہان کا مالک ہے
 حمد کی تعریف یہ ہے کہ حمد کے فعل اختیار ی پر زبان سے تعریف کرنا، خواہ
 نعمت کا حصول ہو یا نہ ہو۔
 کاظم حاصل ہوا اس کو عالم کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کے سوا تمام اشیاء
 عالم میں داخل ہے مختلف انواع کی وجہ سے جو لایا گیا ہے۔
 یا غیر مذکور سے یعنی اچھی عاقبت قیامت میں پرہیزگاروں کے لیے ہوگی۔
 والصلوة لفظ نازلہ لفظ الصلوة کے بعد مقدر ہے یعنی رحمت کا ملکہ اللہ تعالیٰ کے
 رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوجن کا اسم گرامی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اور
 آپ کی تمام امی اور اصحاب پر صلوة کا نفوی معنی دعا ہے جب اللہ تعالیٰ کی طرف
 منسوب ہو تو رحمت کرنا، لانا کہہ کی طرف منسوب ہو تو استغفار، بندوں کی طرف منسوب
 ہو تو رحمت طلب کرنا۔

حُرُوفُهُ اَدْكَثُرَتْ مگر بعارض چون فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ فَعَلَّ جوں حَرَبٌ سَمِعَ كَرُمٌ بَعَثَ اَمَّا مُسْتَقْبَلُ
 فعلی را گویند کہ بزمانہ آئندہ تعلق دارد و اتم و ارفع باشد مگر بعارض چون يَفْعَلُ يَفْعَلُ يَفْعَلُ
 چون يَضْرِبُ يَكْرُمُ يَبْعَثُ اما حال فعلی را گویند کہ بزمانہ موجودہ تعلق دارد و صیغہ حال همچو صیغہ استقبال
 است و از ہر یکی ان میں ماضی و مضارع چہارہ کلمہ بیرون می آیند۔ سہ از ان مر مذکر غائب راست و سہ از ان مرمونث
 غائب راست و سہ از ان مر مذکر حاضر راست و سہ از ان مرمونث حاضر راست و دو از ان مر حکایت نفس متکلم را
 در اول صیغہ و حدان حکایت نفس متکلم مذکر و مونث یکساں است و در دوم صیغہ حکایت نفس متکلم تشنیہ و جمع مذکر و مونث
 نیز یکساں است و ہر یکی ان میں ماضی و مضارع برد و گوئے است معروف و مجهول و ہر یکی ان میں نیز برد و گوئے است اثبات منفی۔

۱۔ مگر بعارض یعنی ضمائر فور متصل میں سے کوئی اس سے متصل ہو جیسے فعلوا
 میں واؤ ضمیر کی وجہ سے لام کلمہ کو ضمیر یا گیا اور ضربت وغیرہ میں لام کلمہ کو
 ساکن کیا۔
 ۲۔ مرفوع باشد اگر پر مقفی اعراب یعنی فاعلیت و مفعولیت و اضافت
 نہیں پائی گئی لیکن اسم فاعل سے حرکات و سکنات میں اور لام تاکید کے
 داخل ہونے میں اور نکرہ کی صفت واقع ہونے میں مشابہت کی وجہ سے مرفوع
 ہے اور نواسب و جواز سے خالی ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے۔
 ۳۔ بعارض یعنی نواسب و جواز کے داخل ہونے سے نصب و جزم آئیں
 گی رفق نہیں۔

۴۔ صیغہ لغت میں سونے کو ڈبہ میں رکھنے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں بعض
 حرکات کو بعض سے ترتیب دینے اور حرکات و سکنات سے کلمہ کو جوہیت
 حاصل ہوتی ہے اسے صیغہ کہتے ہیں۔

۵۔ مضارع، ماضی سے بنا ہوا ہے یعنی بکری وغیرہ کے دو بچوں کا ایک تھن
 پر دو دھڑ پٹنے کے لیے مجتمع ہونا پھر جیسے مشابہ استعمال ہوتا ہے چونکہ مضارع
 بھی اسم فاعل کے وزن صوری میں مشابہ ہوتا ہے یعنی صرف حرکات و سکنات
 میں نہ خصوصیت حرکات و سکنات میں اس لئے اسکو مضارع کہتے ہیں
 نیز مضارع کو فاعل بھی کہتے ہیں کیونکہ خبر کو کہتے ہوتے ہیں باقی رہتا چونکہ
 مضارع میں بھی زمانہ تکلم کے وقت تک باقی رہتا ہے گذرا ہوا نہیں ہوتا
 اس لئے فاعل کہا جاتا ہے۔

۶۔ تمام جگہ سے مراد تین صیغہ واحد تشنیہ جمع ہیں۔
 ۷۔ مرکب سے خاص ہوتا ہے لیکن یہاں ناندہ ہے یعنی کلام کے لیے آیا
 ہوا ہے۔
 ۸۔ نفس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ متکلم اپنے نفس کی بات کی
 حکایت بیان کرتا ہے یعنی اپنے دل کی بات کی خبر دیتا ہے۔

بحث اثبات فعل ماضی معروف

(تمام صیغوں میں زمانہ گذشتہ معتبر ہے)

جمع	تثنیہ	واحد	
فَعَلُوا ان سب مذکروں نے کیا	فَعَلَا ان دو مذکروں نے کیا	فَعَلَ اس ایک مذکر نے کیا	مذکر غائب
فَعَلْنَ ان سب مؤنثوں نے کیا	فَعَلْتَا ان دو مؤنثوں نے کیا	فَعَلَتْ اس ایک مؤنث نے کیا	مؤنث غائب
فَعَلْتُمْ تم سب مذکروں نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مذکروں نے کیا	فَعَلْتَ تو ایک مذکر نے کیا	مذکر حاضر
فَعَلْتُنَّ تم سب مؤنثوں نے کیا	فَعَلْتُمَا تم دو مؤنثوں نے کیا	فَعَلْتِ تو ایک مؤنث نے کیا	مؤنث حاضر
فَعَلْنَا ہم نے کیا۔ دو مذکر یا دو مؤنث، سب مذکر یا سب مؤنث	فَعَلْنَا	فَعَلْتُ ہم نے کیا۔ ایک مذکر ہو یا مؤنث	متکلم

فصل ر این ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی معروف بود چون خواہی کہ مجهول بنا کنی فای فعل را ضمہ کن و عین

۱۔ ہے کیونکہ ضمیر منصوب متصل کلمہ کی جزیر کی حیثیت نہیں ہوتی اس لیے یہاں
 چار حرکتیں دو کلموں میں ہیں نہ کہ ایک میں۔
 ۲۔ مجهول میں فاعل کو ذکر نہیں کیا جاتا بلکہ اس کی جگہ مفعول کو ذکر کیا جاتا
 کبھی فاعل کو نہیں اور کبھی سمجھ کر زبان پر لانا مناسب نہیں سمجھا جاتا اس
 لیے فاعل کو ذکر نہیں کیا جاتا جیسے شَتَمَ الْأَعْمَى یا مفعول کا ذکر مقصود
 ہوتا ہے فاعل کا نہیں جیسے قَتَلَ السَّارِقَ چور قتل کیا گیا مقصد یہ
 ہے کہ چور سے نجات حاصل ہوگی زیادہ مقصود یہی تھا کہ قتل کیا
 ہے اس کی طرف توجہ نہیں۔ یا فاعل کا علم نہیں ہوتا جیسے سَوَّقَ الْكَلْبَ لِيَا
 فاعل مشہور ہوتا ہے جیسے خَلَقَ الْعَالَمَ۔

تنبیہ۔ فَعَلَا میں الف علامت تثنیہ اور ضمیر فاعل سے اور فَعَلُوا
 میں واؤ علامت جمع اور ضمیر فاعل سے فَعَلُوا ایسے جمع مذکر غائب
 کے صیغہ کے آخر واؤ کے بعد الف کہنے میں آتا ہے پڑھا نہیں جاتا۔ یہ
 اس لیے آتا ہے تاکہ مثل حضور و قیل کے واؤ عاطفہ اور واؤ جمع میں فرق ہو
 جائے۔ فَعَلْتُ میں تا صرف علامت تانث سے ضمیر فاعل نہیں فَعَلْتُنَّ
 سے لے کر فَعَلْنَا تک تمام صیغوں میں لام کو ساکن کیا جاتا ہے حالانکہ تا
 کا آخر یعنی بر فتح ہونا چاہیے تھا اس کی وجہ یہ ہے کہ ضمیر مرفوع متصل
 کو کلمہ کی جزیر کی حیثیت حاصل ہوتی ہے۔ پے درپے ایک کلمہ میں چار
 حرکتوں کا آنا مکروہ ہے اگرچہ ضربت میں چار حرکتیں جمع ہیں لیکن یہ جائز

فعل را کسرده در دو حال و لام کلمه را بر حالت خود بگذارتا ماضی مجہول گردد۔

بحث اثبات فعل ماضی مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	
فَعَلَ	فَعَلَا	فَعَلُوا	مذکر غائب
کیا گیا وہ ایک مذکر	کئے گئے وہ دو مذکر	کئے گئے وہ سب مذکر	مؤنث غائب
فَعَلْتَ	فَعَلْتَا	فَعَلْتُمْ	مذکر حاضر
کی گئی وہ ایک مؤنث	کی گئیں وہ دو مؤنثیں	کی گئیں وہ سب مؤنثیں	مؤنث حاضر
فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ	مذکر حاضر
کیا گیا تو ایک مذکر	کئے گئے تم دو مذکر	کئے گئے تم سب مذکر	مؤنث حاضر
فَعَلْتِ	فَعَلْتُمَا	فَعَلْتُمْ	مذکر غائب
کی گئی تو ایک مؤنث	کی گئیں تم دو مؤنثیں	کی گئیں تم سب مؤنثیں	مؤنث غائب
فَعَلْتُ	فَعَلْنَا	فَعَلْنَا	متکلم
میں کیا گیا یا میں کی گئی	کئے گئے ہم یا کی گئیں ہم، تثنیہ مذکر و مؤنث جمع مذکر و مؤنث	کئے گئے ہم یا کی گئیں ہم، تثنیہ مذکر و مؤنث جمع مذکر و مؤنث	

فصل۔ اس ہمہ کہ گفتہ شد بحث اثبات فعل ماضی مجہول بود چون خواہی کہ نفی بنا کنی مائے نفی در اول او در آرتا ماضی منفی گردد و مائے نفی در لفظ ماضی بیچ عمل نکند چنانچہ بود ہمہ بران طریق باشد لیکن عمل در معنی کند معنی مثبت را بمعنی منفی گرداند۔

۱۰ در دو حال یعنی ماضی جب مفتوح العین جیسے ضَرَبَ یا مضموم العین ہو جیسے کُتِبَ تو ان دو صورتوں میں ماضی کو مجہول بناتے وقت کسور العین کریں گے لیکن اگر پہلے ہی کسور العین ہو جیسے عَلِمَ تو اس کو اپنے حال پر چھوڑیں گے۔ ۱۱ بر حالت خود یعنی لام کلمہ کو اپنے حال پر چھوڑ دیں گے کیونکہ ماضی بنی بر فتح ہوتی ہے جو تغیر کو قبول نہیں کرتی ۱۲ ماضی مجہول کو ماضی معروف کے بعد ذکر کرتے ہیں کیونکہ معروف اصل ہے اور مجہول فرع چونکہ اصل کو فرع سے مقدم ذکر کیا جاتا ہے ۱۳ اثبات یعنی مثبت ہے چونکہ مثبت اصل ہے منفی فرع اس لیے مثبت کو مقدم ذکر کرتے ہیں ۱۴ ماضی نفی کو اول میں لاتے ہیں کیونکہ وہ صدارت کلام کو چاہتا ہے نیز تاکہ سامع کو ابتداء معلوم ہو جائے کہ یہ ماضی منفی ہے۔

۱۵ کلمہ ماضیوں میں کوئی عمل نہیں کرتا کیونکہ ماضی بنی ہے اور بنی میں کوئی تغیر نہیں ہوتا۔ ۱۶ یعنی معنی میں لفظ ماضی عمل کرتا ہے کہ ماضی مثبت کو ماضی منفی بنا دیتا ہے تاہم ماضی جس طرح پہلے ہوتی ہے اسی طرح بعد میں بھی رہتی ہے یعنی ماضی کے لفظ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ۱۷ تثنیہ۔ ماضی منفی بناتے کے لیے کلمہ لا چند شرط سے مشروط ہے۔ اول تنجزاً لا آتے جیسے ضَلَّ صَدِّقٌ وَ لَا صَدِّقٌ دُوم ماضی مقام دعاء میں آئے جیسے لَا أَهْلَكَمُ اللَّهُ۔ سوم جواب قسم میں ماضی استعمال ہو جیسے وَاللَّهِ مَا شَرِبْتُ۔ فائدہ۔ ماضی منفی معروف اور مجہول کے صیغے اور معنی مثبت معروف اور مجہول سے سمجھا سکتے ہیں صرف معنی میں نہیں کا لفظ بڑھا دیا جائے، اس نے نہیں کیا۔ وہ نہیں کیا گیا۔

بحث نفی فعل ماضی معروف

واحد	تثنیہ	جمع	
مَفْعَلٌ	مَفْعَلَا	مَفْعَلُوا	مذکر غائب
مَفْعَلَتْ	مَفْعَلْتَا	مَفْعَلْتُمْ	مؤنث غائب
مَفْعَلْتِ	مَفْعَلْتُمَا	مَفْعَلْتُمْ	مذکر حاضر
مَفْعَلْتِ	مَفْعَلْتُمَا	مَفْعَلْتُمْ	مؤنث حاضر
مَفْعَلْتُ	مَفْعَلْنَا	مَفْعَلْنَا	متکلم

بحث نفی فعل ماضی مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	
مَفْعَلٌ	مَفْعَلَا	مَفْعَلُوا	مذکر غائب
مَفْعَلَتْ	مَفْعَلْتَا	مَفْعَلْتُمْ	مؤنث غائب
مَفْعَلْتِ	مَفْعَلْتُمَا	مَفْعَلْتُمْ	مذکر حاضر
مَفْعَلْتِ	مَفْعَلْتُمَا	مَفْعَلْتُمْ	مؤنث حاضر
مَفْعَلْتُ	مَفْعَلْنَا	مَفْعَلْنَا	متکلم

فوائد نافعہ

۱۰ ہمہ کہ گفتہ شد بحث ماضی مطلق بود چون خواہی کہ ماضی قریب یا بعید یا استمراری وغیرہ بنا کنی پس اگر لفظ "قَدْ" بر ماضی مطلق داخل کنی ماضی قریب گردد چون "قَدْ ضَرَبْتُ" و اگر لفظ

۱۱ ماضی مطلق کو مطلق اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں قریب یا بعید کی کوئی قید نہیں ہوتی بلکہ اس میں اطلاق ہوتا ہے یعنی فقط زمانہ گذشتہ پر دلالت کرتی ہے جیسے فَعَلَ، کیا اس ایک مرد نے ۱۲ ماضی قریب کو قریب اسلئے کہتے ہیں کہ اس میں وہ گذرا ہوا زمانہ پایا جاتا ہے جو حال کے قریب ہوتا ہے۔ ۱۳ لفظ قَدْ تمام صیغوں میں ایک جیسا رہتا ہے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی جیسے قَدْ ضَرَبْتُ، قَدْ ضَرَبْنَا، تمام صیغوں کو اسی پر قیاس کرتے ہوئے سمجھ لیا جائے ۱۴ قَدْ ضَرَبْتُ، مارے اس ایک مرد نے، قَدْ ضَرَبْنَا، مارے ان دو مذکر ۱۵ اسی طرح باقی صیغوں کا معنی خود کر لیا جائے۔

بحث اثبات فعل مضارع مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	
يُفَعَلُ	يُفَعَلَانِ	يُفَعَلُونَ	مذکر غائب
وہ ایک مذکر کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا	وہ دو مذکر کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے	وہ سب مذکر کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے	
تُفَعَلُ	تُفَعَلَانِ	تُفَعَلُونَ	مؤنث غائب
وہ ایک مؤنث کی جاتی ہے یا کی جائے گی	وہ دو مؤنث کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی	وہ سب مؤنث کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی	
تُفَعَلُ	تُفَعَلَانِ	تُفَعَلُونَ	مذکر حاضر
تو ایک مذکر کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا	تم دو مذکر کئے جاتے ہو یا کئے جاؤ گے	تم سب مذکر کئے جاتے ہو یا کئے جاؤ گے	
تُفَعَلِينَ	تُفَعَلَانِ	تُفَعَلُونَ	مؤنث حاضر
تو ایک مؤنث کی جاتی ہے یا کی جائے گی	تم دو مؤنث کی جاتی ہو یا کی جاؤ گی	تم سب مؤنث کی جاتی ہو یا کی جاؤ گی	
أَفْعَلُ	أَفْعَلَانِ	أَفْعَلُونَ	متکلم
میں کیا جاتا ہوں یا کیا جاؤں گا میں کی جاتی ہوں	ہم دو مذکر کئے جاتے ہیں یا کئے جائیں گے یا سب ہم دو مؤنث کی جاتی ہیں یا کی جائیں گی یا سب		

فصل۔ اس ہمہ کہ گفتہ شد ببحث اثبات فعل مضارع مجہول بود چون خواہی کہ نفی بلا بنا کنی لائے نفی در اول او در آرو لائے نفی در لفظ مضارع پرخ عمل نکند چنانکہ بود ہمہ راں طریق باشد لیکن عمل در معنی کند یعنی مثبت را یعنی منفی گرداند۔

بحث نفی فعل مضارع معروف

واحد	تثنیہ	جمع	
لَا يُفَعَلُ	لَا يُفَعَلَانِ	لَا يُفَعَلُونَ	مذکر غائب
لَا تُفَعَلُ	لَا تُفَعَلَانِ	لَا تُفَعَلُونَ	مؤنث غائب
لَا تُفَعَلُ	لَا تُفَعَلَانِ	لَا تُفَعَلُونَ	مذکر حاضر
لَا تُفَعَلِينَ	لَا تُفَعَلَانِ	لَا تُفَعَلُونَ	مؤنث حاضر
لَا أَفْعَلُ	لَا أَفْعَلَانِ	لَا أَفْعَلُونَ	متکلم

لے لائے نفی کو فعل مضارع مثبت کے اول میں لائے سے فعل مضارع منفی بن جائے گا خواہ معروف ہو یا مجہول لاکو اول میں لائے کی حکمت یہ ہوتی ہے کہ ابتداء کلام سے سابع کو پتہ چل جاتا ہے کہ یہ کلام منفی ہے مثبت نہیں لے لای نفی لفظوں سے کوئی عمل نہیں کرتا یعنی رفع اور نون اعرابی برقرار رہتے ہیں لفظاً مضارع مثبت اور منفی یکساں نظر آتے ہیں سوائے اس کے کہ مثبت میں لای نفی نہیں ہوتا اور منفی میں لای نفی ہوتا ہے قائمہ۔ نفی مضارع معروف اور مجہول کا ترجمہ کرنے وقت مثبت مضارع معروف اور مجہول پر صرف لفظ نہیں زیادہ کیا جائے گا۔

بحث نفی فعل مضارع مجہول

واحد	تثنیہ	جمع	
لَا يُفَعَلُ	لَا يُفَعَلَانِ	لَا يُفَعَلُونَ	مذکر غائب
لَا تُفَعَلُ	لَا تُفَعَلَانِ	لَا تُفَعَلُونَ	مؤنث غائب
لَا تُفَعَلُ	لَا تُفَعَلَانِ	لَا تُفَعَلُونَ	مذکر حاضر
لَا تُفَعَلِينَ	لَا تُفَعَلَانِ	لَا تُفَعَلُونَ	مؤنث حاضر
لَا أَفْعَلُ	لَا أَفْعَلَانِ	لَا أَفْعَلُونَ	متکلم

فصل۔ اس ہمہ کہ گفتہ شد ببحث نفی فعل مضارع بلا بود چون خواہی کہ نفی تاکید بلن بنا کنی لن در اول فعل مضارع در آرو و اس را نفی تاکید بلن گویند ولن در فعل مستقبل در پنج محل نصب کند و آن پنج محل اینست واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر و دو صیغہ حکایت نفس متکلم و در ہفت محل نون اعرابی را ساقط گرداند چہار تثنیہ و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر و در دو کلمہ یعنی جمع مؤنث غائب و حاضر در لفظ پرخ عمل نہ کند ولن مضارع را یعنی مستقبل منفی گرداند۔

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل معروف

واحد	تثنیہ	جمع	
لَنْ يُفَعَلَ	لَنْ يُفَعَلَا	لَنْ يُفَعَلُوا	مذکر غائب
لَنْ تُفَعَلَ	لَنْ تُفَعَلَا	لَنْ يُفَعَلْنَ	مؤنث غائب
لَنْ تُفَعَلَ	لَنْ تُفَعَلَا	لَنْ تُفَعَلُوا	مذکر حاضر
لَنْ تُفَعَلِي	لَنْ تُفَعَلَا	لَنْ تُفَعَلْنَ	مؤنث حاضر
لَنْ أَفْعَلَ	لَنْ أَفْعَلَا	لَنْ أَفْعَلُوا	متکلم

لے لفظ لن اعرابی کو گردا دیتا ہے کیونکہ جس طرح رفع کو گردا کر نصب دیتا ہے اسی طرح نون اعرابی جو رفع کے قائم مقام آئے بھی گردا دیتا ہے۔ لے جمع مؤنث کے دو صیغوں میں کوئی عمل نہیں کرتا کیوں کہ ان میں نون اعرابی نہیں بلکہ جمع کی ضمیر یعنی ہے یعنی میں کوئی متغیر نہیں ہوتا۔ لے لفظ لن مضارع میں مستقبل کی نفی کرتا ہے وہ بھی مطلقاً نہیں بلکہ تاکید اربعین کے نزدیک تا یہ بھی پائی جاتی ہے لیکن مختار یہ ہے کہ صرف تاکید ہوتی

بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل مجهول

واحد	ثنیہ	جمع	
لَنْ يُفَعَلَ	لَنْ يُفَعَلَا	لَنْ يُفَعَلُوا	مذکر غائب
لَنْ تَفْعَلَ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ يَفْعَلَنَّ	مؤنث غائب
لَنْ تَفْعَلَنَّ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلُوا	مذکر حاضر
لَنْ تَفْعَلَنَّ	لَنْ تَفْعَلَا	لَنْ تَفْعَلَنَّ	مؤنث حاضر
لَنْ أَفْعَلَ	لَنْ أَفْعَلَنَّ	لَنْ أَفْعَلَنَّ	متکلم

فصل۔ این ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی تاکید بلن در فعل مستقبل بود چون خواهی کہ نفی جحد بلیم بنا کنی لم در اول فعل مضارع در آو این را نفی جحد بلیم گویند ولم در فعل مضارع در پنج محل جزم کند اگر در آخر او حرف علت نباشد و اگر باشد ساقط گرداند چون لَمْ يَذْخُوعْ وَلَمْ يَذْخُوعْ وَلَمْ يَذْخُوعْ وحروف علت سه است واو والفت ویا کہ مجموعہ وے وای باشد و آن پنج محل اینست واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، و دو کلمہ حکایت نفس متکلم و در سہفت محل فون اعرابی را ساقط گرداند چہار ثنیہ و دو جمع مذکر غائب و حاضر و یکی واحد مؤنث حاضر و در دو محل در لفظی پنج محل نکند و آن دو محل اینست جمع مؤنث غائب و حاضر و در ہمہ کلمات عمل در معنی کن یعنی صیغہ فعل مضارع را بجمع ماضی منفی گرداند۔

بحث نفی جحد بلیم در فعل مستقبل معروف

واحد	ثنیہ	جمع	
لَمْ يَفْعَلَنَّ	لَمْ يَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلُوا	مذکر غائب
لَمْ تَفْعَلَنَّ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلَنَّ	مؤنث غائب
لَمْ تَفْعَلَنَّ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلُوا	مذکر حاضر
لَمْ تَفْعَلَنَّ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَنَّ	مؤنث حاضر
لَمْ أَفْعَلَنَّ	لَمْ أَفْعَلَنَّ	لَمْ أَفْعَلَنَّ	متکلم

بحث نفی جحد بلیم در فعل مستقبل مجهول

واحد	ثنیہ	جمع	
لَمْ يُفَعَلَ	لَمْ يُفَعَلَا	لَمْ يُفَعَلُوا	مذکر غائب
لَمْ تَفْعَلَنَّ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ يَفْعَلَنَّ	مؤنث غائب
لَمْ تَفْعَلَنَّ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلُوا	مذکر حاضر
لَمْ تَفْعَلَنَّ	لَمْ تَفْعَلَا	لَمْ تَفْعَلَنَّ	مؤنث حاضر
لَمْ أَفْعَلَنَّ	لَمْ أَفْعَلَنَّ	لَمْ أَفْعَلَنَّ	متکلم

فصل۔ این ہمہ کہ گفتہ شد بحث نفی جحد بلیم در فعل مستقبل بود چون خواهی کہ لام تاکید بنا کنی لام تاکید در اول فعل مستقبل در آو و فون تاکید در آخر او زیادہ کن و لام تاکید ہمیشہ مفتوح باشد و فون تاکید دو فون

تعمیر اور استفہام تو صورت فون تاکید آتا ہے۔ لام آخر میں فون تاکید کو لانے کی وجہ یہ ہے کہ اس کو فون تنوین سے مشابہت حاصل ہے لہذا آخر میں ہوتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ اول میں لانے سے ابتداء بالساکن لازم آتی ہے وہ منع ہے۔ لام دو فون تاکید میں اس کے نزدیک دو فون ایک جیسے تاکید کے لئے ہوتے ہیں یعنی کے نزدیک تقلیل میں تاکید زیادہ ہوتی ہے اسی طرح کو فون کے نزدیک تاکید میں تقلیل اصل ہے۔

۱۔ لفظ لم کو فعل پر اور مضارع پر داخل کرنے کی یہ وجہ ہے کہ لم زمانہ مستقبل کو ماضی منفی کی طرف بدل دیتا ہے۔ زمانہ فعل میں ہوتا ہے اہم میں نہیں اور استقبال مضارع میں ہوتا ہے ماضی میں نہیں ہے وجہ ہے کہ لم ماضی پر داخل نہیں ہوتا۔

۲۔ جحد کا معنی دانستہ طور پر انکار کرنا چونکہ ماضی متحقق الوقوع ہوتی ہے اس کے معنی میں گویا دانستہ انکار پایا جاتا ہے اس لئے جحد کہتے ہیں۔

۳۔ آخر میں حرف علت ہو تو لم آئے گئے گا اس لیے کہ اگر حرف علت نہ کرے تو لم کا عمل ظاہر نہیں ہوگا کیونکہ معتل میں وقتی حالت میں پہلے ہی اعراب تقدیری ہوتا ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ حروف علت اشباع حرکت سے ظاہر ہوتے ہیں جب کہ لم حرکت کو گراتا ہے تو حرکت سے ظاہر ہونے والے حروف کو

بھی گرائے گا۔ علت کا معنی بیماری ہے یہ الفاظ بیمار کے منہ سے سرزد ہوتے ہیں یا جس طرح بیمار کی حالت بدلتی رہتی ہے یہ بھی بدلتے رہتے ہیں یا بیمار کی طرح کمزور ہوتے ہیں اس لئے ان کو علت کہتے ہیں۔

فائدہ۔ لم فعل مضارع کو اس لیے ماضی منفی کے معنی میں کرتا ہے کہ اس کو ان شرطیہ سے مشابہت حاصل ہے کہ دونوں فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔ ان شرطیہ ماضی کو مستقبل کے معنی میں کرتا ہے اس لیے لم مضارع کو ماضی کے معنی میں کرتا ہے اس لیے کہ ایک دوسرے کی ضد ہونا بھی ایک قسم کی مشابہت ہے۔

تعمیر ہوگا بلن تا صبر میں زمانہ حال نہیں ہوتا تا صبر اس طرح ہوگا لَنْ يَفْعَلَنَّ ہرگز نہیں کرے گا وہ ایک آدمی لَنْ يَفْعَلَنَّ ہرگز نہیں کیا جائے گا وہ ایک آدمی جحد کا معنی ہوگا لم یفعل نہیں کیا اس ایک آدمی نے زمانہ گذشتہ میں لم یفعل نہیں کیا گیا وہ ایک مذکر۔

است کی فون ثقیلہ دوم فون خفیفہ و فون ثقیلہ فون مشدرا گویند و فون خفیفہ فون ساکن را گویند و فون ثقیلہ در چہارہ کلمہ در آید و فون خفیفہ در ہشت کلمہ در آید و ما قبل فون ثقیلہ در پنج محل مفتوح باشد و آں پنج محل اینست واحد مذکر غائب و واحد مؤنث غائب و واحد مذکر حاضر و دو صیغہ حکایت نفس متکلم و در شش محل ما قبل فون ثقیلہ الف باشد چہار تثنیہ و دو جمع مؤنث غائب و حاضر و دریں دو محل الف فاصل در آید و در جمع مذکر غائب و حاضر و او در کردہ شود و ما قبل او ضمہ گذاشتہ شود تا دلالت کند بر حذف و او از صیغہ واحد مؤنث حاضر یاد آور کردہ شود و ما قبل او کسرہ گذاشتہ آید تا دلالت کند بر حذف یا و فون ثقیلہ در شش محل مکسور باشد و آں شش محل بہاں سست کہ در الف درمی آید و در باقی ہشت محل مفتوح و فون خفیفہ در ثقیلہ الف باشد در زیادہ و در باقی محل بیاید و فون اعرابی بالفون تاکید جمع نہ شود۔

۱۰ ہشت کلمہ۔ وہ آٹھ کلمے ہیں واحد مذکر غائب، جمع مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر حاضر، جمع مذکر حاضر، واحد مؤنث حاضر، واحد متکلم اور جمع متکلم۔
۱۱ فون ثقیلہ کا ما قبل مفتوح ہوتا ہے کیونکہ فون ثقیلہ میں ثقل ہوتا ہے اور فتح خفیفہ حرکت ہے تاکہ اعتدال پیدا ہو جائے۔
۱۲ دو محل یعنی جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث حاضر میں فون ضمیر اور فون ثقیلہ میں الف فاصل لاتے ہیں کیونکہ تین زائد فونانات کا ایک جگہ جمع ہونا مکروہ سمجھا گیا ہے اگرچہ مشابہت میں تین فون جمع ہیں لیکن ایک فون اس میں وقایہ ہے جس کا شننے نہیں ہوتا اس لیے اس کا اعتبار نہیں دیکھو فون میں اگرچہ تین فون جمع ہیں لیکن ایک فون کلمہ کا ہے زائد نہیں تین زائد فون ایک جگہ جمع ہونے منع ہیں۔

۱۳ لفظ واؤ کو جمع مذکر حاضر اور غائب میں بوجہ التقاء ساکنین علی غیر حدہ لازم آنے کے وقت حذف کر دیتے ہیں چونکہ واؤ ضمیر فاعل ہے اس کا حذف کرنا درست نہیں تھا اس لیے ما قبل ضمیر کو برقرار رکھتے ہیں تاکہ واؤ کا قائم مقام ہو اور واؤ کی حذفیت پر دلالت کرے۔

فائدہ

پہلا ساکن مدہ اور دوسرا مدغم ہو کلمہ ایک ہو تو التقاء ساکنین علی حدہ ہوتا ہے یہ جائز ہے اس کے علاوہ علی غیر حدہ ہے وہ ناجائز ہے ثقیلہ میں جمع مذکر غائب اور جمع مذکر حاضر اور واحد مؤنث حاضر میں اگرچہ پہلا ساکن مدہ اور دوسرا مدغم ہوتا ہے لیکن کلمہ ایک نہیں ہوتا اس لیے واؤ اور یا کو حذف کر دیتے ہیں۔ تثنیہ میں بھی اگرچہ یہ صورت پائی جاتی ہے لیکن الف کی خفت کے پیش نظر اور اہل عرب کے استعمال کے مطابق ہونے کی وجہ سے برقرار رکھا جاتا ہے۔ جیسے واؤ

بحث لام تاکید بالفون تاکید ثقیلہ در فعل مستقبل معروف

واحد	تثنیہ	جمع	
لَيَفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلَانِ	لَيَفْعَلُنَّ	مذکر غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مذکر حاضر
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث حاضر
لَاَفْعَلَنَّ	لَاَفْعَلَانِ	لَاَفْعَلُنَّ	متکلم

بحث لام تاکید بالفون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجهول

واحد	تثنیہ	جمع	
لَيَفْعَلَنَّ	لَيَفْعَلَانِ	لَيَفْعَلُنَّ	مذکر غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث غائب
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مذکر حاضر
لَتَفْعَلَنَّ	لَتَفْعَلَانِ	لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث حاضر
لَاَفْعَلَنَّ	لَاَفْعَلَانِ	لَاَفْعَلُنَّ	متکلم

بحث لام تاکید بالفون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل معروف

واحد	تثنیہ	جمع	
لَيَفْعَلَنَّ		لَيَفْعَلُنَّ	مذکر غائب
لَتَفْعَلَنَّ		لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث غائب
لَتَفْعَلَنَّ		لَتَفْعَلُنَّ	مذکر حاضر
لَتَفْعَلَنَّ		لَتَفْعَلُنَّ	مؤنث حاضر
لَاَفْعَلَنَّ		لَاَفْعَلُنَّ	متکلم

بحث لام تاکید بالون تاکید خفیفہ در فعل مستقبل مجهول

واحد	تثنیہ	جمع
يُفَعِّلَنَّ	يُفَعِّلَنَّ	يُفَعِّلَنَّ
تُفَعِّلَنَّ	تُفَعِّلَنَّ	تُفَعِّلَنَّ
تُفَعِّلَنَّ	تُفَعِّلَنَّ	تُفَعِّلَنَّ
لَا فَعِّلَنَّ	لَا فَعِّلَنَّ	لَا فَعِّلَنَّ

فصل۔ ایں ہمہ کہ گفتہ شد بحث فعل مستقبل بالون ثقیلہ و خفیفہ بود چون خواہی کہ امر بنا کنی اگر گرفتہ میشود از فعل مضارع، غائب از غائب، حاضر از حاضر، متکلم از متکلم، معروف از معروف، مجهول از مجهول، چون خواہی کہ امر حاضر معروف بنا کنی علامت مضارع را حذف کن بعدہ بنگر کہ متحرک میماند یا ساکن اگر متحرک میماند آخر ساکن کن اگر حرف علت نباشد چون از بُعد و از مفعول صغیر و اگر باشد ساقط شود چون از تقی قی و اگر ساکن میماند نظر کن در عین کلمہ اگر عین کلمہ مکسور باشد یا مفتوح ہمزہ وصل مکسور در اول او در آخر ساکن کن اگر حرف علت نباشد چون از تسع اسمع و از تفویض اضرب و اگر باشد ساقط شود چون از ترمی اذم و از تخشی اخص۔ و اگر عین

کلیفعلن ضرور بر ضرور کہے گادہ ایک مذکر کیفعلن ضرور بر ضرور کیا جائے گادہ ایک مذکر، کیفعلن ضرور بر ضرور کہے گادہ ایک مذکر، کیفعلن ضرور بر ضرور کیا جائے گادہ ایک مذکر۔
 لام امر کالغوی معنی فرمانا۔ اصطلاح میں امر وہ فعل ہے جس کو طلب فعل کے لئے وضع کیا جائے طلب کرنے والا اپنے کو عا جزئی یا مادی یا برآر البتہ اصول فقہ والوں کے نزدیک امر صرف وہ ہے کہ طالب اپنے آپ کو برائے اگر چہ اسے خود عا یا عین اگر برابر سمجھے تو التماس۔
 علامت مضارع کو اسی لئے حذف کرتے ہیں کہ وقتی حالت میں مضارع سے التماس نہ آئے اور وجہ یہ بھی ہے کہ فعل مضارع میں تغیر کر کے امر بنانا مقصود ہوتا ہے علامت کو حذف کرنے کے بغیر تغیر مکمل نہیں ہوتا۔ علامت مضارع صرف امر حاضر میں کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کرتے ہیں، امر حاضر مجهول، غائب معروف و مجهول میں قلت استعمال کی وجہ سے علامت حذف نہیں ہوتی البتہ لام امر اور سکون سے مضارع میں تغیر کر لیا جاتا ہے۔
 امر کے آخر کو ساکن کرتے ہیں کیونکہ یہ مبنی ہوتا ہے اصل بنا۔ میں سکون ہے اور مابقی کی طرح اسے اسم سے مشابہت بھی نہیں کہ حرکت دیا۔
 بعد اور تصحیح سے حرف مضارع کو حذف کیا بعد میں حرف متحرک ہے ہمزہ وصل کی ضرورت نہیں آخر کو ساکن کیا عذ اور صحیح امر بن گئے۔
 مضارع کو حذف کیا آخر سے حرف علت کو گرایا قی امر بن گیا۔
 سے علامت مضارع کو حذف کیا عین کلمہ مفتوح اور مکسور ہونے کی وجہ سے ترقہ میں ہمزہ مکسور لایا آخر میں حرف علت نہ ہونے کی وجہ سے ساکن کیا اضرب۔
 اور اسصحیح امر بن گئے۔
 کیا عین کلمہ مفتوح یا مکسور تھا ہمزہ وصل مکسور لایا آخر سے حرف علت کو گرایا۔
 اذم اور اخص امر بن گئے۔

کلمہ مضموم باشد ہمزہ وصل مضموم در اول او در آخر ساکن کن اگر حرف علت نباشد چون از تنصی انصر و اگر باشد ساقط شود چون از تذعواذح چون خواہی کہ امر حاضر مجهول و امر غائب معروف یا مجهول بنا کنی لام امر مکسور در اول او در آخر او جزم کن اگر حرف علت نباشد و اگر باشد ساقط شود چون لیدم لیرم لیخش چون امر مضموم است برائے طلب و وزن تاکید برائے تاکید طلب آید۔
 وزن تاکید چنانچہ در مضارع می آید در امر نیز می آید و در امر وزن اعرابی ہم ساقط شود۔
 در اصل یہ دویری و یختی ہونے

بحث امر حاضر معروف

واحد	تثنیہ	جمع
افعل	افعلوا	افعلوا
افعلی	افعلوا	افعلن

بحث امر حاضر مجهول

واحد	تثنیہ	جمع
تفعل	تفعلوا	تفعلوا
تفعلی	تفعلوا	تفعلن

ہمزہ وصل مضموم لاتے ہیں جب عین کلمہ مضموم ہو مکسور نہیں لاتے تاکہ کسرہ سے ضم کی طرف انتقال لازم نہ آئے اگرچہ فاکلمہ ذیٰن میں فاصل ہے لیکن ساکن کو قوی مانع نہیں سمجھا جاتا جیسے قنوتہ میں واؤ کو یا سے اس لیے بدلتے ہیں کہ ماقبل اس کا کسرہ ہے کیونکہ درمیان میں ساکن حرف کو معدوم سمجھتے ہیں۔
 فائدہ
 مضارع کے عین کلمہ پر فتح ہو تو ہمزہ وصل کو فتح اس لئے نہیں دیتے تاکہ حالت وقتی میں مضارع معلوم کے واحد متکلم سے التماس لازم نہ آئے۔
 تنصیر سے علامت مضارع کو حذف کیا۔ عین کلمہ مضموم تھا ہمزہ وصل مضموم لایا آخر میں حرف علت نہیں تھا اس لیے آخری حرف کو ساکن کیا انصر ہو گیا۔
 لام امر مکسور ہوتا ہے کیونکہ اس کو لام جارہ سے مشابہت ہے جس طرح وہ اسم ظاہر پر داخل ہو تو مکسور ہوتا ہے اور اس کا عمل جبر سے خاص ہے اس طرح لام امر فعل پر داخل ہوتا ہے اس کے ساتھ جزم خاص ہے نیز لام تاکید سے التماس لازم نہیں آئے گا کیونکہ وہ مفتوح ہوتا ہے البتہ لام جارہ صما ثمر پر داخل ہو تو مفتوح ہوتا ہے کیونکہ وہ مبنی ہوتی ہیں خفت کا تقاضا کرتی ہیں فتح خفیف ہے صما ثمر پر داخل ہونے کی صورت میں لام تاکید اور لام جارہ میں اس طرح فرق کیا جائے گا، کہ لام جارہ کے ساتھ ضمیر متصل ہوگی جیسے لہ اور لام تاکید کے ساتھ منفصل جیسے لہو واؤ اور فاد غیرہ کے ملنے سے لام امر ساکن ہو جائے گا جیسے، ذیٰضرب۔

بحث امر غائب معروف

واحد	ثنیہ	جمع	
لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلَانِ	لِیَفْعَلُوا	مذکر غائب
لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِ	لِتَفْعَلُوا	مؤنث غائب
لِأَفْعَلَنَّ	لِأَفْعَلَانِ	لِأَفْعَلُوا	متکلم

بحث امر غائب مجہول

واحد	ثنیہ	جمع	
لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلَانِ	لِیَفْعَلُوا	مذکر غائب
لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِ	لِتَفْعَلُوا	مؤنث غائب
لِأَفْعَلَنَّ	لِأَفْعَلَانِ	لِأَفْعَلُوا	متکلم

بحث امر حاضر معروف بانون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
إِفْعَلَنَّ عَلَهُ	إِفْعَلَانِ	إِفْعَلُوا	مذکر حاضر
إِفْعَلَنَّ	إِفْعَلَانِ	إِفْعَلُوا	مؤنث حاضر
×	×	×	متکلم

بحث امر حاضر مجہول بانون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِ	لِتَفْعَلُوا	مذکر حاضر
لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِ	لِتَفْعَلُوا	مؤنث حاضر

بحث امر حاضر معروف بانون خفیفہ

واحد	ثنیہ	جمع	
إِفْعَلَنَّ	إِفْعَلَانِ	إِفْعَلُوا	مذکر حاضر
إِفْعَلَنَّ	إِفْعَلَانِ	إِفْعَلُوا	مؤنث حاضر

بحث امر حاضر مجہول بانون خفیفہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِ	لِتَفْعَلُوا	مذکر حاضر
لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِ	لِتَفْعَلُوا	مؤنث حاضر

بحث امر غائب معروف بانون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلَانِ	لِیَفْعَلُوا	مذکر غائب
لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِ	لِتَفْعَلُوا	مؤنث غائب
لِأَفْعَلَنَّ	لِأَفْعَلَانِ	لِأَفْعَلُوا	متکلم

بحث امر غائب مجہول بانون ثقیلہ

واحد	ثنیہ	جمع	
لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلَانِ	لِیَفْعَلُوا	مذکر غائب
لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَانِ	لِتَفْعَلُوا	مؤنث غائب
لِأَفْعَلَنَّ	لِأَفْعَلَانِ	لِأَفْعَلُوا	متکلم

بحث امر غائب معرود بالون خفیفہ

واحد	تثنیہ	جمع
لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلُنَّ
لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلُنَّ
لَا فَعْلَنَّ	لَا فَعْلَنَّ	لَا فَعْلُنَّ

بحث امر غائب مجہول بالون خفیفہ

واحد	تثنیہ	جمع
لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلَنَّ	لِیَفْعَلُنَّ
لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلَنَّ	لِتَفْعَلُنَّ
لَا فَعْلَنَّ	لَا فَعْلَنَّ	لَا فَعْلُنَّ

بحث نہی حاضر معرود

واحد	تثنیہ	جمع
لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلُوا
لَا تَفْعَلِیْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْنَ
لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلُنَّ

بحث نہی حاضر مجہول

واحد	تثنیہ	جمع
لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلُوا
لَا تَفْعَلِیْ	لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلْنَ
لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلُنَّ

بحث نہی غائب معرود

واحد	تثنیہ	جمع
لَا یَفْعَلْ	لَا یَفْعَلَا	لَا یَفْعَلُوا
لَا یَفْعَلِیْ	لَا یَفْعَلَا	لَا یَفْعَلْنَ
لَا یَفْعَلَنَّ	لَا یَفْعَلَنَّ	لَا یَفْعَلُنَّ

بحث نہی غائب مجہول

واحد	تثنیہ	جمع
لَا یَفْعَلْ	لَا یَفْعَلَا	لَا یَفْعَلُوا
لَا یَفْعَلِیْ	لَا یَفْعَلَا	لَا یَفْعَلْنَ
لَا یَفْعَلَنَّ	لَا یَفْعَلَنَّ	لَا یَفْعَلُنَّ

فصل - این ہمہ کہ گفتہ شد بحث امر بود چون خواہی کہ نہی بنا کنی پس لای نہی در اول فعل مستقبل در آرد لای نہی در آخر و در پنج محل جزم کند مثل لم اگر در آخر و حرف علت نباشد و اگر باشد ساقط گرداند - چون لا تَدْعُ وَلَا تَرْمِ وَلَا تَخْشِ و از صفت محل نون اعرابی را ہم دور نماید و در دو محل در لفظ برج محل نکند و نون تاکید چنانچہ در مضارع می آید ہم بران طریق در نہی نیز می آید - بہار تثنیہ و جمع مذکر غائب و حاضر و واحد مؤنث حاضر - بہار مؤنث غائب و جمع مؤنث مجہول

بھی اختلاف ہے، امر کو لوہر و جودی ہونے کے نہی سے مقدم کیا کیونکہ اس میں عدم ہے نیز امر پہلے ہوتا ہے نہی سے جیسے ایمان لانا پہلے اور کلمات سے پچھا لیا کیونکہ ایمان سے پہلے اوامر و نواہی پر عمل کرنا مفید نہیں۔ لای نہی کو لائ شریہ سے مشابہت ہے کیونکہ دونوں استقبال کے زمانے سے فعل کو خاص کرتے ہیں جبکہ ان شریہ جزم دیتا تھا تو لای نہی نے بھی جزم دی، دوسری وجہ لام امر سے بھی مشابہت ہے کیونکہ دونوں میں طلب ہے لام امر طلب فعل اور لای نہی طلب ترک فعل پر دلالت کرتا ہے۔ چونکہ لام امر جازم تھا اس لیے لای نہی کو بھی جازم بنایا۔ لای نہی نون اعرابی کو گردا دیتا ہے کیونکہ نون اعرابی بدل ہوتا ہے اعراب جب اعراب کو گردانے کا نام جزم ہے تو یقیناً جو من اعراب کو گردا دیا جائے گا۔ لکھ پیچنے ج طرح واؤ جمع اور واحد مؤنث میں یا اگر جاتی ہیں اسی طرح یہاں بھی کر جائیں گی اور عنہ

بحث نہی حاضر معروف بالون ثقیلہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَنَّ	مذکر حاضر
لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَنَّ	مؤنث حاضر

بحث نہی حاضر مجہول بالون ثقیلہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَنَّ	مذکر حاضر
لَا تَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَنَّ	مؤنث حاضر

بحث نہی حاضر معروف بالون خفیفہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا تَفْعَلْنَ		لَا تَفْعَلَنَّ	مذکر حاضر
		لَا تَفْعَلَنَّ	مؤنث حاضر

بحث نہی حاضر مجہول بالون خفیفہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا تَفْعَلْنَ		لَا تَفْعَلَنَّ	مذکر حاضر
		لَا تَفْعَلَنَّ	مؤنث حاضر

لَا تَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کیا جا تو ایک مذکر

لَا تَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کر تو ایک مذکر
لَا تَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کیا جا تو ایک مذکر
لَا تَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کر تو ایک مذکر

بحث نہی غائب معروف بالون ثقیلہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا يَفْعَلْنَ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلَنَّ عَلَيْهِ	مذکر غائب
لَا يَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَنَّ	مؤنث غائب
	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَنَّ	متکلم

بحث نہی غائب مجہول بالون ثقیلہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا يَفْعَلْنَ	لَا يَفْعَلَانِ	لَا يَفْعَلَنَّ	مذکر غائب
لَا يَفْعَلْنَ	لَا تَفْعَلَانِ	لَا تَفْعَلَنَّ	مؤنث غائب
	لَا تَفْعَلَنَّ	لَا تَفْعَلَنَّ	متکلم

بحث نہی غائب معروف بالون خفیفہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا يَفْعَلْنَ		لَا يَفْعَلَنَّ	مذکر غائب
		لَا تَفْعَلَنَّ	مؤنث غائب
		لَا تَفْعَلَنَّ	متکلم

بحث نہی غائب مجہول بالون خفیفہ

جمع	ثنیہ	واحد	
لَا يَفْعَلْنَ		لَا يَفْعَلَنَّ	مذکر غائب
		لَا تَفْعَلَنَّ	مؤنث غائب
		لَا تَفْعَلَنَّ	متکلم

لَا يَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کرے وہ ایک مذکر، لَا يَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کرے وہ ایک مذکر، لَا يَفْعَلَنَّ ہرگز نہ کیا جائے وہ ایک مذکر

فصل، اس ہجہ کہ گفتہ شد بحت ہی بود چون خواہی کہ اسم فاعل بنا کنی اسم فاعل گرفتہ می شود از فعل مضارع معروف پس علامت مضارع را حذف کن بعد از آن فاعلم را فتحہ دہ و میان فا و عین الف فاعل در آرد و عین کلمہ را کسیرہ دہ و لام کلمہ را تنوین زیادہ کن تا اسم فاعل گردد۔

بخت اسم فاعل تنوین دہندہ چرا کہ این علامت اسم است و فاعل نیز اسم است

واحد	تثنیہ	جمع
فَاعِلٌ کرنے والا ایک مذکر	فَاعِلَانِ کرنے والے دو مذکر	فَاعِلُونَ کرنے والے سب مذکر
فَاعِلَةٌ کرنے والی ایک مؤنث	فَاعِلَتَانِ کرنے والی دو مؤنث	فَاعِلَاتٌ کرنے والی سب مؤنث

فصل، اس ہجہ کہ گفتہ شد بحت اسم فاعل بود چون خواہی کہ اسم مفعول بنا کنی، اسم مفعول ساختہ میشود از فعل مضارع مجہول پس علامت مضارع را حذف کن بعد از آن میم مفتوح مفعول در اول او در آرد و عین کلمہ را ضمہ دہ و میان عین و لام واو مفعول در آرد و لام کلمہ را تنوین دہ تا اسم مفعول گردد۔

اسکن ہوتا ہے اگر حرکت دیں تو مضارع کے متکلم کے صیغہ سے التباس لازم آتا، آخر میں نہیں لاتے تاکہ ماضی کے تثنیہ کے صیغہ سے التباس لازم نہ آئے۔ اسم مفعول کو فعل مضارع مجہول سے بناتے ہیں کیونکہ مجہول کی نسبت مفعول کی طرف ہوتی ہے اس لیے مفعول کو مجہول کے ساتھ نسبت معروف کے زیادہ مناسب ہے۔ میم چونکہ حروف زیادہ یعنی ہَوَیْتُ السَّهَانَ سے ہے اور حروف علت میں سے واؤ کے بھی قریب ہے اس لیے میم کو زیادہ کہتے ہیں اور میم کو فتح دیتے ہیں کیونکہ یہ خفیف حرکت ہے۔ عین کلمہ کو ضمہ دیتے ہیں اس لیے کہ فتح اور کسرہ دینے سے ظرف سے التباس لازم آتا کیونکہ مفعول اور مفعول دونوں وزن ظرف کے ہیں۔ واو مفعول سے مراد اصل میں یہ ہے کہ جب ضمہ دیا جائے گا تو مفعول ہو جائے گا لیکن بغیر تاکہ مفعول کا وزن استعمال نہیں تھا اس لیے ضمہ میں اشباع کیلئے ضمہ کو کھینچ کر لیا گیا دو ضمہ سے واؤ بن جاتی ہے اس طرح واؤ کو ظاہر کیا گیا، یہ مطلب نہیں کہ واؤ کو علیحدہ مستقل طور پر لایا گیا۔

اسم فاعل کو تنوین دیتے ہیں کیونکہ اسم مفعول ہے اسم ہے جس طرح اس کے نام سے ہی ظاہر ہے چونکہ تنوین بھی اسم کے خواص سے ہے اس لیے اسم پر خاصہ اسم کو لایا گیا۔

بحث اسم مفعول

واحد	تثنیہ	جمع
مَفْعُولٌ کیا ہوا ایک مذکر	مَفْعُولَانِ کیے ہوئے دو مذکر	مَفْعُولُونَ کیے ہوئے سب مذکر
مَفْعُولَةٌ کی ہوئی ایک مؤنث	مَفْعُولَتَانِ کی ہوئی دو مؤنث	مَفْعُولَاتٌ کی ہوئی سب مؤنث

تتمہ در بیان اسم ظرف و اسم آلہ و اسم تفضیل

فصل، چون خواہی کہ اسم ظرف زمان و مکان بنا کنی علامت مضارع را حذف کن و میم مفتوح در اول او در آرد و عین کلمہ را فتحہ دہ اگر مضموم باشد و اگر مفتوح باشد بحال خود با نہ مگر در مثال و پچنیں اگر کسور باشد مگر ناقص و مضاعف و لام کلمہ را تنوین ملحق کن تا اسم زمان و مکان گردد۔

بحث اسم ظرف

واحد	تثنیہ	جمع
مَفْعَلٌ کرنے کا ایک وقت یا ایک جگہ	مَفْعَلَانِ کرنے کے دو وقت یا دو جگہیں	مَفْعَلُونَ کرنے کے سب وقت یا سب جگہیں

فصل، اس ہجہ کہ گفتہ شد بحت اسم ظرف بود چون خواہی کہ اسم آلہ بنا کنی علامت مضارع را حذف کن و میم

اسم ظرف وہ اسم ہے جو فعل مضارع سے بنایا جائے تاکہ مصدری صیغے کے وقوع کے زمانہ یا مکان پر دلالت کرے (مصدری صیغے سے مراد حدث ہے) تعریف سے یہ واضح ہوا کہ ظرف کی دو قسمیں ہیں زمان اور مکان جب لفظ سے پہلے زمان کے متعلق سوال کریں تو جواب میں واقع ہونے والی ظرف کو زمان کہیں گے اور جب لفظ آئین سے سوال کیا جائے تو جواب میں ظرف مکان واقع ہوگی۔ زمان کی مثال متنی فعلہ جواب مفعولہ لومہ (تتمہ مکان کی مثال آئین فعلہ جواب مفعولہ دائرہ)

اسم آلہ کہنا بطور یہ ہے کہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح یا مضموم ہو تو ظرف کا عین کلمہ مفتوح ہوگا جیسے مَفْعَلٌ، مَضْمُونٌ لیکن مثال جیسے مَفْعَلُ الفاء میں مطلقاً ظرف کسور لاین ہوگی اور اگر مضارع کے عین کلمہ پر کسرہ ہو تو ظرف کے عین کلمہ پر بھی کسرہ ہوگا جیسے مَضْمُونٌ لیکن ناقص اور مضاعف میں مطلقاً ظرف مفتوح لاین ہوگی۔

اسم آلہ کے بعض صیغوں کے آخر میں اگرچہ لفظ تاکو لایا جاتا ہے لیکن وہ صیغہ مؤنث کا نہیں ہوتا کیونکہ فاعلیت و مفعولیت کے لحاظ سے تذکرہ تائید کا اعتبار کیا جاتا ہے اس لیے مَفْعَلٌ، مَفْعَلَةٌ اور مَفْعَالٌ تینوں کا ایک صیغہ ہوگا نہ کہ اس کے ایک آلہ۔

مذکر اور مؤنث کا کسی ایک میں بھی لحاظ نہیں۔

مکسور در اول اور در آراء وعین کلمہ رافتحہ اگر مفتوح نباشد و لام کلمہ را تنوین ملحق سازتا اسم آلہ گردد و اگر بعد
عین کلمہ الف آری ویا پس لام تا زیادہ کنی دو صیغہ دیگر اسم آلہ کہ اکثر موافق قیاس است پدید می آید
بحث اسم آلہ

واحد	تثنیہ	جمع
مِفْعَلٌ	مِفْعَلَانِ	مِفْعَالٌ
مِفْعَلَةٌ	مِفْعَلَتَانِ	"
مِفْعَالٌ	مِفْعَالَانِ	مِفْعَالِيٌّ

فصل: این ہمہ کہ گفتہ شد بحث اسم آلہ بود چون خواہی کہ اسم تفضیل بنا کنی علامت مضارع را حذف کن
و همزہ اسم تفضیل در اول اور در آراء وعین کلمہ رافتحہ اگر مفتوح نباشد لام کلمہ را بحالت خود بگذار این طریق بنائے

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل مضارع سے بنایا جاتا ہے ایسی چیز کے
لیے کہ فعل اس کے ساتھ قائم ہو بطور حدوث اور اس میں زیادتی پائی
جائے نسبت غیر کے جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔ زیادتی فاعل
میں ہوتی ہے مفعول میں نہیں اگرچہ أَشْهَرُ، أَشْغَلُ، أَغْذَرُ میں
زیادتی مفعول میں ہے لیکن یہ شاذ ہیں جیسے اگرچہ قائلین کے خلاف ہیں
لیکن استعمال کے موافق ہیں۔

اسم تفضیل وہ اسم ہے جو فعل مضارع سے بنایا جاتا ہے ایسی چیز کے
لیے کہ فعل اس کے ساتھ قائم ہو بطور حدوث اور اس میں زیادتی پائی
جائے نسبت غیر کے جیسے زَيْدٌ أَفْضَلُ مِنْ عَمْرٍو۔ زیادتی فاعل
میں ہوتی ہے مفعول میں نہیں اگرچہ أَشْهَرُ، أَشْغَلُ، أَغْذَرُ میں
زیادتی مفعول میں ہے لیکن یہ شاذ ہیں جیسے اگرچہ قائلین کے خلاف ہیں
لیکن استعمال کے موافق ہیں۔

اسم تفضیل ثلاثی مجرد کے غیر تینے ثلاثی مزید، رباعی مجرد، رباعی
مزید سے نہیں آتا اور ثلاثی مجرد سے بھی نہیں آئے گا جب کہ اس میں
لون رنگ، اور عیب والا معنی پایا جاتے جیسے أَحْمَرٌ، أَعْمَى،
یہ اسم تفضیل نہیں اسی طرح اسم تفضیل افعال ناقصہ سے نہیں آئے گا

اسم تفضیل برائے مذکر ست اما چون صیغہ مؤنث بنا کنی بعد حذف علامت مضارع فارصتمہ وہ وعین
را ساکن کن و بعد لام الف مقصورہ لاحق کن و لام کلمہ رافتحہ وہ تا اسم تفضیل مؤنث گردد۔
بحث اسم تفضیل

واحد	تثنیہ	جمع
مَذْكَرٌ	أَفْعَلَانِ	أَفْعَلُونَ (جمع مذکر سالم)
مؤنث	فُعْلَيَانِ	فُعْلَيَاتٌ (جمع مؤنث سالم)
	فُعْلٌ	فُعْلٌ (جمع مؤنث کسر)

اور ان فعلوں سے جن میں زیادتی والا معنی پایا جاسکے جیسے مَاتٌ
يَسُوتٌ کیونکہ کسی سے زیادہ مرنے والا نہیں کہا جاسکتا نیز افعال غیر متعدی
سے بھی وقوع نہیں جیسے لَعْنٌ اور
جس سے اور جن فعلوں میں منفی
والا معنی پایا جائے ان سے نہ آنے کی
وجہ یہ ہے کہ انقلاب لازم آئے گا فعل
میں منفی ہوگی اور تفضیل میں اثبات یہ
درست نہیں۔

فائدہ

الف مقصورہ جب تیسری جگہ سے بعد
میں آئے جیسے چوتھی، پانچویں اور چھٹی
جگہ تو اس کو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم
بناتے وقت یا سے بدل دیتے ہیں اسی
لیے تثنیہ صُرِّحَ بِهَا اور جمع مؤنث سالم
صُرِّحَتْ بِهَا آتا ہے۔

تمت بالخیر

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقِيَّةِ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَأَصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ

بدل اسعدک اللہ تعالیٰ فی الدارين ^{دینا و آخرت} کہ جملہ افعال متصرفہ و اسماء متکلمہ از روی ترکیب
حروف اصلی برد و گوئے است ثلاثی و رباعی اما ثلاثی آن باشد کہ در ماضی او سه حرف اصلی باشد چون نصر و
حزب و رباعی آن باشد کہ در ماضی او چہار حرف اصلی باشد چون بعث و عرقب اما ثلاثی برد و گوئے است
یکی جزو کہ در ماضی او حرف زائد نباشد و دیگر مزید فیہ کہ در ماضی او حرف زائد نیز باشد اما آنکہ در و حرف
زائد نباشد آن نیز برد و گوئے است یکی مطرد کہ وزن او بیشتر آید و دیگر شاذ کہ وزن او کمتر آید اما مطرد را
پنج باب است۔

۱۔ ہاں میں یا زائد ہے اور ہاں امر ہے دانستن سے جتنے جانتا ہے
میں اعلم اور فارسی میں ایک ہی معنی میں استعمال ہوتے ہیں مخاطب کو
متنبہ کرنا مقصود ہے اور اس کی غفلت دور کرنی مقصود ہو تو یہ لفظ ذکر
کیا جاتا ہے البتہ فارسی لفظ ذکر کر کے اشارہ کیا ہے کہ کتاب کی عبارت
فارسی میں ہوگی۔ ۲۔ افعال متصرفہ ان فعلوں کو کہتے ہیں جن کی ماضی،
مضارع، امر وغیرہ کی گردائیں ہوتی ہوں ۳۔ اسمائے متکلمہ سے مراد
اسما مررب ہیں جیسے وہ اسم جنکو معنی اصل سے مشابہت نہ ہو وہ ممکن
ہوتا ہے ممکن کا معنی جگہ دینا، قدرت دینا، ممکن بھی اعراب کو جگہ
دیتا ہے اور اپنے آپ پر قادر کرتا ہے اس لیے اس کو ممکن کہتے ہیں۔
یہاں تمام اسماء مشتقہ اور مضارع و جامد مراد ہیں۔

۴۔ ثلاثی و رباعی دونوں لفظوں کے فاکلمہ پر مشتمل ہے منسوب بسوی ثلثہ
اور منسوب بسوی اربعہ ہوتے ہیں یعنی تین حرفوں والا اور چار حرفوں والا۔
۵۔ ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغہ سے پتہ چلے گا کہ یہ ثلاثی ہے یا
رباعی مصدر یکساں اور فعل سے نہیں کیونکہ ان میں ثلاثی مجرد سے ہوتے
کے باوجود بھی حروف زائد آتے رہتے ہیں۔

۶۔ مجرد وہ ہوگا جن کے ماضی کے واحد مذکر غائب کے صیغہ میں حروف اصلہ
سے کوئی زائد نہ ہو یا تو ناقص مصدر اور تمام مشتقات ماضی کے تابع ہوں گے
یعنی ان کو بھی مجرد کہیں گے۔

۷۔ بعث کسی کام پر ابھارنا، ظاہر کرنا، نظر کرنا، تفتیش کرنا، اور
پریشان کرنا، بعض چیزوں کو بعض پر پھیرنا، کسی چیز کو باہر لانا، دور
کرنا، منتشر کرنا، حوض کو منہدم کرنا، زیریں چیز کو بالا کرنا،

باب اول

بروزن فعل یفعل بفتح العین فی الماضی وضمها فی الغابرجون النصر والنصرة یاری کردن
نصر فیہ: نصر ینصر نصراً فهو ناصر ونصر ینصر نصراً فهو منصور الامر من انصر والنهی عنہ
لا تنصر الطرف منہ منصر والا لآلہ منہ منصر ومنصرۃ ومنصار وتثنیہا منصران ومنصران،
والجمع منہا مناصر ومناصیر فعل التفضیل منہ انصر والمؤنث منہ نصری وتثنیہا انصران ونصریان،
والجمع منہا انصرون واناصر ونصر ونصریات: اطلب، جتن، الدخول، در آمدن، القتل،
کشتن، القتل، تافتن۔
یہاں ہر مثال بروزن نصر نصری آئند

باب دوم: بروزن فعل یفعل بفتح العین فی الماضی وکسر ہا فی الغابرجون الضرب والضربة زدن
ورفتن بر روی زمین وپدید کردن مثل تمصر فیہ: ضرب یشرب ضرباً فهو صارب وضرب
یشرب ضرباً فهو مضروب الامر من اضرِب والنهی عنہ لا تضرب الطرف منہ مضروب والا لآلہ منہ
مضرب ومضربة ومضارب وتثنیہا مضربان ومضربان والجمع منہا مضارب ومضارب
افعل التفضیل منہ اضرِب والمؤنث منہ ضربی وتثنیہا اضرِبان وضربیان والجمع منہا اضرِبون و
اضرِب وضرِب وضربیات: الغسل، شستن، الغلب، غلبہ کردن، الظلم، ستم کردن، الفصل، جدا کردن،
یہاں ہر مثال بروزن ضرب ضربی آئند

۱۔ غابرمضارع کا دوسرا نام ہے۔ یہ غبور سے بنا ہے جس کا معنی ہے
باقی رہنا، چونکہ مضارع میں بھی زمانہ نظر کے وقت تک باقی رہتا ہے،
گذرا ہوا نہیں ہوتا اس لیے اسے غابکہر جاتا ہے۔
۲۔ تفریقہ کا معنی ہے پھیرنا یعنی گردان کرنا، ایک کلمہ کو ایک حال
سے دوسرے حال کی طرف پھیرنا۔ یہاں جو گردان ذکر کی گئی ہے اس کو
صرف صیغہ کہتے ہیں اس میں ہر ایک مشتق کا ایک ایک صیغہ ذکر کر دیا جاتا
ہے جیسے نصر ماضی کا واحد مذکر غائب اور ینصر مضارع کا واحد مذکر غائب
کا صیغہ ہے۔

۳۔ تثنیہا سے مراد ظرف اور لہ کا تثنیہ: ظرف کا منصوب اور آلہ
کا تثنیہ منصران۔
۴۔ والجمع منہا سے مراد بھی ظرف اور آلہ کی جمع، مناصر طرف اور آلہ
دونوں کی جمع ہے لیکن مناصر صرف آلہ کے وزن مناصد کی جمع ہے۔

۵۔ تثنیہا سے مراد ظرف اور لہ کا تثنیہ: ظرف کا منصوب اور آلہ
کا تثنیہ منصران۔
۶۔ والجمع منہا سے مراد بھی ظرف اور آلہ کی جمع، مناصر طرف اور آلہ
دونوں کی جمع ہے لیکن مناصر صرف آلہ کے وزن مناصد کی جمع ہے۔

سوزان الصواب 03-A

باب سوم: بروزن فعل يفعل بکسر العین فی الماضی وفتحها فی الغابر چون السمع والسمع
 شنیدن و گوش فراداشتن. تصرفیه: سَمِعَ یَسْمَعُ سَمِعًا فهو سَامِعٌ وَسَمِيعٌ یُسْمَعُ سَمْعًا فهو مَسْمُوعٌ
 الامر من السمع والنهی عنه لا یَسْمَعُ والنظرف منه مَسْمَعٌ وَالآلَة منه مَسْمَعٌ وَمَسْمَعَةٌ وَمَسْمَاعٌ وَتَشْبِهُهَا
 مَسْمَعَانٌ وَمَسْمَعَانٌ وَالمَجْمَعُ مِنْهَا مَسَامِيعٌ وَمَسَامِيعٌ وَفعل التفضیل منه سَمِعَ وَالْمَوْثُ مِنْهُ سَمْعِي وَتَشْبِهُهَا
 أَسْمَعَانٌ وَسَمْعِيَانٌ وَالمَجْمَعُ مِنْهَا أَسْمَعُونَ وَأَسْمَاعٌ وَسَمْعٌ وَسَمْعِيَاتٌ الْعِلْمُ وَالسُّنَنُ، الْقَهْمُ دِرْيَاقَتُنِ
 الْحِفْظُ، نَكَابُشَتُنِ، الشَّهَادَةُ، الْكُوَابِيُّ دَاوَنُ، الْحَدُّ هَسْتَوْدُنُ، الْجَهْلُ نَادَاوَسْتُنِ.

باب چهارم: بروزن فعل يفعل بفتح العین فیما چون الفتح كقنادون تصرفیه فتح یفتح فتحا فهو
 فَاتِحٌ وَفَتْحٌ یُفْتَحُ فَتْحًا فهو مَفْتُوحٌ الامر منه اَفْتَحُ وَالنهی عنه لا تَفْتَحُ النظر منه مَفْتَحٌ وَالآلَة منه مَفْتَحٌ
 وَمِفْتَحَةٌ وَمِفْتَاحٌ وَتَشْبِهُهَا مَفْتَحَانٌ وَمِفْتَحَاتٌ وَالمَجْمَعُ مِنْهَا مَفَاتِحٌ وَمَفَاتِیحٌ وَفعل التفضیل منه
 افْتَحُ وَالْمَوْثُ مِنْهُ مَفْتَحِي وَتَشْبِهُهَا افْتَحَانٌ وَفَتْحِيَانٌ وَالمَجْمَعُ مِنْهَا افْتَحُونَ وَاَفَاتِحٌ وَفَتْحٌ وَفَتْحِيَاتٌ
 الْمَنْعُ، يَزَاوَسْتُنِ، الصَّبْغُ رَنُكُ كَرْدُنِ، الرَّهْنُ كَرُوِي دَاوَسْتُنِ، السَّلْحُ كَرُوِي سَرْتُ كَشِيدُنِ.
 بدانکه هر فعلی که برین وزن آید بجای عین فعل یا لام فعل او حرفی باشد از حروف حلق و حروف حلق
 شش است الحاء الخاء والعین والغین والهاء والهزة که مجموع وے اخ جمعده باشد اما دکن یزکن
 وانی یابی فاذ

له السمع فاعلمه بفتح او کسر ه دون آتے ہیں جس کا معنی ہے سنا، بعض کے نزدیک بفتح مصدر ہے اور بالکسر حاصل مصدر ہے اس طرح سماع، سماعنا، سماعیتہ بفتح مصدر ہیں
 له ماضی اور مضارع دونوں کے عین کلمہ پر فتح ہوگا۔
 له الفتح، کھولنا، کھولنا، فرار، ہونا، کامیاب ہونا۔
 له فتح یفتح کے باب پر آتے کے لیے یہ قانون ہے کہ جس لفظ کے عین کلمہ یا لام کلمہ میں حرف حلق ہوگا وہی اس باب پر آئے گا لیکن یہ قانون نہیں کہ جس کلمہ کا عین یا لام حلق ہو وہ ضرور فتح پر آئے گا اس لیے کہ شہد کیشہد کے عین کلمہ میں حرف حلق ہے اور سبغ یسبغ کے لام کلمہ میں حلق ہے لیکن فتح باب پر نہیں۔
 له دکن یزکن (میلان کرنا، قوی جانب ہونا) فتح باب پر

آیا ہوا ہے حالانکہ عین یا لام کلمہ حلق نہیں، ایک جواب یہ ہے کہ یہ شاذ ہے یعنی خلاف قانون ہے اگرچہ موافق استعمال ہے، دوسرا جواب یہ ہے کہ اس میں تداخل ہے یعنی ماضی ایک باب سے اور مضارع دوسرے باب سے ہے کوئی مستقل باب نہیں۔
 دکن یزکن (دفعہ یتھو) سے ماضی اور دکن یزکن سے مضارع لیا اس طرح بظاہر یہ باب فتح سمجھا آتا ہے واقعہ یہ دو بابوں کا مجموعہ ہے۔
 له اجی یاجی فتح کے وزن پر ہے۔ اگرچہ عین یا لام کلمہ حلق نہیں لیکن یہ بھی شاذ ہے یعنی خلاف قانون ہے، اگرچہ استعمال کے مطابق، یہ شاذ کی تین قسموں سے ایک ہے۔ شاذ کی تین قسمیں بیان کی جاچکی ہیں۔
 ملاحظہ ہو ص ۳۵ حاشیہ ۵۔

باب پنجم: بروزن فعل يفعل بضم العین فیما۔ بدانکہ این باب لازم سرت و بیشتر اسم فاعل این
 بروزن فعل می آید چون الکرّم والکرامة بزرگ شدن **تصرفیه** کَرُمَ یَکْرُمُ کَرْمًا وَکَرَامَةٌ فهو کَرِيمٌ الامر منه اَکْرَمُ وَالنهی عنه لا تَکْرُمُ النظر منه مَکْرَمٌ وَالآلَة منه مَکْرَمٌ وَمَکْرَمَةٌ وَتَشْبِهُهَا
 مَکْرَمَاتٌ وَمَکْرَمَاتٌ وَالمَجْمَعُ مِنْهَا مَکْرَمٌ وَمَکْرَمِي وَفعل التفضیل منه اَکْرَمُ وَالْمَوْثُ مِنْهُ کَرْمِي وَتَشْبِهُهَا
 اَکْرَمَانٌ وَمَکْرَمِيَانٌ وَالمَجْمَعُ مِنْهَا اَکْرَمُونَ وَاکْرَامٌ وَکَرْمٌ وَکَرْمِيَاتٌ اللُّطْفُ وَاللِّطْفَةُ
 پاکیزہ شدن، القرب نزدیک شدن، البعد دور شدن، الکثرة بسیار شدن۔
 اما شاذ آنکه وزن او کمتر آید انرا سہ باب سرت۔

باب اول: بروزن فعل يفعل بکسر العین فیما چون الحسب والحسبان تصرفیه
 حَسِبَ یَحْسِبُ حَسِبًا وَحِسْبَانًا فهو حَاسِبٌ وَحِسْبٌ یُحْسَبُ حَسَبًا وَحِسْبَانًا فهو مَحْسُوبٌ الامر منه اَحْسَبُ وَالنهی عنه لا تَحْسِبُ النظر منه مَحْسَبٌ وَالآلَة منه مَحْسَبَةٌ
 وَحِسَابٌ وَتَشْبِهُهَا مَحْسِبَانٌ وَحِسْبَانٌ وَالمَجْمَعُ مِنْهَا مَحْسِبٌ وَحَسَابٌ وَفعل التفضیل منه اَحْسَبُ
 وَالْمَوْثُ مِنْهُ حَسْبِي وَتَشْبِهُهَا اَحْسَابٌ وَحِسْبَانٌ وَالمَجْمَعُ مِنْهَا اَحْسَبُونَ وَاَحْسَابٌ وَحَسِبٌ وَحِسْبَانٌ
 بدانکہ صحیح ازین باب جز حَسِبَ یَحْسِبُ وَاَحْسَبُ وَاَحْسَابٌ وَاَحْسَابٌ وَاَحْسَابٌ وَاَحْسَابٌ وَاَحْسَابٌ
 ہیں ان کا ذکر ان کے ساتھ ان شاذ لکھا گیا ہے تاکہ وہ اصل میں مستقل باب نہیں
 له الحسب، صاحب نوادہ الاولی نے بیان کیا ہے کہ مصدر حِسْبَانٌ (بکسر) اور حَسْبَةٌ بفتح الهمز کسر الین کا معنی ہے سمجھنا اور یہ باب فعل یفعل سے آتا ہے لیکن جب مصدر حَسِبَ بفتح الحاء اور حِسْبَانٌ بفتح الهمز ہوں تو باب علم الیم سے آئے گا اس کا معنی ہونا، شمار کرنا، حساب کرنا، سب کا معنی سمجھنا، کرنا غلط ہے۔
 له صحیح میں سے صرف دو باب فعل یفعل کے وزن پر آتے ہیں البتہ مفعول میں سے چند باب اس وزن پر آتے ہیں جیسے وحق، دوست رکھنا، ذوق بادلک ہونا، ذوق موافق ہونا، ذوق معین ہونا، ذوق میراث پانا وحق پر ہونا ہونا، وحق، سوچنا، ذوقی چتاق سے آگ نکالنا، ذوقی نزدیک ہونا وحق پر ہونا، کینہ رکھنا، ذوق، تم رکھنا، ذوق، ذوق اور حیرت سے عقل کا زائل ہونا، ذوق غیر مراد کی طرف دہم جانا، وحکم، کسی کے حق میں نعمت کی دعا کرنا، ذوق، پامال کرنا، کیس، ناامید ہونا، کیس، خشک ہونا۔

له فعل لازم وہ ہے جو فاعل پر لکھا کرے مفعول برکی اسے ضرورت نہ ہو، فعل متعدی وہ ہے جس کو فاعل کے ساتھ مفعول بہ کی ضرورت بھی ہو جیسے کرم وہ بزرگ ہوا یہ لازم ہے شہد مآء اسے پانی یا یہ متعدی ہے، اکثر طور پر متعدی کا اردو ترجمہ کرتے وقت اس میں "نے" آتا ہے خیال رہے باقی چار مفعول یعنی مطلق، لہ، معہ، فیہ، لازم اور متعدی دونوں کے آتے ہیں۔
 فائدہ: فعل لازم کا اسم مفعول اور فعل مجہول بغیر واسطہ حروف جار کے نہیں آتا اسی لیے مجہول بناتے وقت کرم کہہ کر پڑھا جاتا ہے۔
 له یعنی اس باب کے فاعل کی جگہ صفت مشبہ بروزن فعل استعمال کرتے ہیں کبھی اسی معنی کے لیے کرم یا نعم اور مکرم بفتح العین کلمہ بھی استعمال کرتے ہیں۔
 له کہ استعمال ہونے والے تین باب اگرچہ مصنف نے ذکر کیے ہیں لیکن محققین کے نزدیک تلافی مجرّد کے فقط چھ باب ہیں پانچ کثیر الاستعمال اور ایک (حسب بحسب) کہ استعمال ہوتا ہے لیکن دو اور باب جو مصنف نے ذکر کیے

باب دوم: بروزن **فَعَلَ** یَفْعَلُ بِمَعْنَى الْعَيْنِ فِي الْمَاضِي وَفِيهَا فِي الْغَائِبِ بِدَانِكُمْ صَحِيحٌ اِزِيں بَابِ جَزْ
 فَضْلٌ يَفْضُلُ وَبِغَيْرِ نِيَامَةٍ اسْتِ وَبَعْضِي حَضَرَ يَحْضُرُ وَبَعْضٌ يَتَعَمَّرُ رَانِيزِ اِزِيں بَابِ كُوْنِيْدُ چُوْنِ الْفَضْلُ
 اِزِيں شَدْنِ وَغَلِيْبِهٖ كَرْدَنْ لَمْ يَصْرِفِيْهِ فَضْلٌ يَفْضُلُ فَضْلًا فَهُوَ فَاضِلٌ وَفَضْلٌ يَفْضُلُ فَضْلًا
 فَهُوَ مَفْضُوْلٌ اَلْمَرْمَنَةُ اَفْضَلُ وَالنَّبِيُّ عَنَّا لَا تَفْضُلُ الظُّرْفُ مِنْ مَفْضَلٍ وَاللَّامَةُ مِنْ مَفْضَلٍ مَفْضَلَةٌ
 وَمَفْضَالٌ وَتَشْبِيْهًا مَفْضَلَانِ وَمَفْضَلَانِ وَالْمَجْمَعُ مِنْهَا مَفَاضِلٌ وَمَفَاضِيْلٌ اَفْعَلُ التَّفْضِيْلُ مِنْ اَفْضَلُ
 وَالْمَوْتُ مِنْ فَضْلِي وَتَشْبِيْهًا اَفْضَلَانِ وَفَضْلِيْكَنِ وَالْمَجْمَعُ مِنْهَا اَفْضَلُوْنَ وَاَفْضَلٌ وَفَضْلٌ وَفَضْلِيَا
 الْحُضُوْرُ حَاضِرٌ شَدْنِ -

باب سوم: بروزن **فَعَلَ** یَفْعَلُ بِمَعْنَى الْعَيْنِ فِي الْمَاضِي وَفِيهَا فِي الْغَائِبِ بِدَانِكُمْ هَرَامَنِيْ كِهٖ مَضْمُوْمِ الْعَيْنِ
 بُوْدِ مُتَقَبَلِ اُوْنِيزِ مَضْمُوْمِ الْعَيْنِ اَيْدِ مَكْرُورِ صَرَفِ وَاَحَدِ اِزِ مَعْلِ عَيْنِ وَاوِيْ مَانِدِ كَدْتِ وَتَكَادُ چُوْنِ الْكُوْدُ
 وَالْكِيْدُ دُوْدَةٌ خَوَاسْتَنْ وَزَنْدِيْكَ شَدْنِ، **مَصْرِفِيْهِ:** كَادَ يَكَادُ كُوْدًا وَكِيْدُودَةً فَهُوَ

اور قول اول با بیعوج (لطی یہ قولیوں کو شریں) اور تظنی، تفضی
 در اصل تظنی، تفضض بودند، اور عوود، صیغہ اور سواد، بیاض
 میں شروع کے نہ ہائے جانے کی وجہ سے قانون جاری نہیں کرتے (مثالیں
 ترتیب کے مطابق ہیں۔
کاد یکاڈ اصل میں یکوڈ تھا واد کی حرکت ماقبل کو دی واد کو الف
 کیا یکاڈ ہو گیا۔

قاعدہ

واو اور یا مفتوح وسط میں واقع ہوں ماقبل حرف صحیح ساکن منظر
 (غیر مدغم) قابل حرکت ہو تو واو اور یا کا فتح نقل کر کے ماقبل کو دیتے ہیں
 اور واو اور یا کو الف سے بدلتے ہیں شرط یہ ہے کہ کلمہ افعال کے وزن پر نہ
 ہو، فعل غیر متصرف نہ ہو اور ملحق اور رنگ کے سنے ہیں اور غیر کے سنے
 میں نہ ہو اور اسم نہ ہو، یقال اور بیاع اصل میں یقول اور یبئع
 تھے ان میں قانون جاری ہوا لیکن انوعدا، انیسو اور اقول، ابئع،
 اور ما اقول، ما انوعدا اور تاذل اور بیاع اور عوود، اسود،
 ابئع، اجوئذ (ملحق باحجم) میں قانون جاری نہیں کرتے۔

کَادٌ وَ**كِيْدٌ** يَكَادُ كُوْدًا وَكِيْدُودَةً فَهُوَ مَكُوْدٌ اَلْمَرْمَنَةُ كَدٌ وَالنَّبِيُّ عَنَّا لَا تَكْدُ الظُّرْفُ مِنْ مَكَادٍ وَ
 اَللَّامَةُ مِنْ مَكُوْدٍ وَمَكُوْدَةٌ وَمَكُوْدٌ تَشْبِيْهًا مَكَادَانِ وَمَكُوْدَانِ وَالْمَجْمَعُ مِنْهَا مَكَاوِدٌ وَمَكَاوِيْدٌ اَفْعَلُ التَّفْضِيْلُ
 مِنْ اَكُوْدٍ وَالْمَوْتُ مِنْ مَكُوْدِي وَتَشْبِيْهًا اَكُوْدَانِ وَكُوْدِيَا وَبِغَيْرِ نِيَامَةٍ اَلْمَرْمَنَةُ اَكُوْدٌ وَكُوْدٌ وَكُوْدِيَا
 بِدَانِكُمْ كَدْتِ دِرَاصِلٌ كُوْدَتِ بُوْدِضْمِهٖ بَرَوَاوُدِ شَوَارِ دَاشْتِ نَقْلٌ كَرْدِهٖ بِمَاقِبَلِ دَادَنْدِ بَعْدَ اِزَالَةِ حَرَكَتِ
 مَاقِبَلِ، وَاوَا زِجْهَتِ اِجْتِمَاعِ سَاكِنِيْنَ اِفَادِ وَبَعْدِهٖ دَالٌ رَابِتًا بَدَلِ كَرْدَنْدِ وَتَارِدِ تَارِدَاغَامِ كَرْدَنْدِ كَدْتِ شَدُو
 تَكَادُ دِرَاصِلٌ تَكَوْدُ بُوْدِ حَرَكَتِ وَاوُ نَقْلٌ كَرْدِهٖ بِمَاقِبَلِ دَادَنْدِ پَسِ اِزِجْهَتِ فَتْحِ مَاقِبَلِ وَاوَا لَفِ گَشْتِ
 تَكَادُ شَدَايِ لَفْتِ رَالْعَبِيْ اِزِ سَمْعِ يَسْمَعُ نِيْزِ كُوْنِيْدِ -

اما شَعْبَتِ ثَلَاثِيْ كِهٖ دَرِو حَرَفِ زَانْدِ نِيْزِ بَاشْدِ بَرِ دُو كُوْنِهٖ اَسْتِ يَكِيْ اَنَكْمَهٗ لَطْحِيْ بَرِ بَاعِيْ بَاشْدِ دَوْمٌ اَنَكْمَهٗ لَطْحِيْ بَرِ بَاعِيْ
 نَبَاشْدِ، اَمَّا اَنَكْمَهٗ لَطْحِيْ بَرِ بَاعِيْ نَبَاشْدِ نِيْزِ بَرِ دُو كُوْنِهٖ اَسْتِ يَكِيْ اَنَكْمَهٗ دِرِوَا لَفِ وَاوِيْ دِو دِيْگَرِ اَنَكْمَهٗ دِرِوَا لَفِ

تائیں ادغام کرتے ہیں، عکس کی صورت قانون بالکس جاری ہوگا جیسے
 ہر تاساکن اس کے بعد دال متحرک آجائے تو تا کو دال بناتے ہیں اور دال
 کو دال میں ادغام کرتے ہیں پہلی صورت کی مثال کدت اور کدت
 دوسری صورت کی مثال فکتا انقلت دعوا اللہ۔
 تحقیق کا یہ قول ہے اور یہی درست ہے جیسے پہلے بیان کیا جا چکا ہے
 کیونکہ قرآن پاک میں ماضی اور مضارع دونوں استعمال ہیں جو شیعہ یسوع
 کے وزن پر آئے ہوئے ہیں ماضی کی مثال لقد کذت تکران اور مضارع
 کی مثال یکاڈ البرق۔

تائیں حرف اصلی پر اگر کوئی حرف زائد ہو تو اسکی دو قسمیں ہیں ایک
 لطحی بر باعی دوسری غیر لطحی بر باعی، جو لطحی بر باعی نہیں اسکی پھر دو
 قسمیں ہیں ایک یہ کہ اس میں ہمزہ وصلی ہوگا دوسری قسم یہ ہے کہ اس میں
 ہمزہ وصل نہیں ہوگا جس میں ہمزہ وصل ہوگا اس کے نو اب ہیں۔
کاد لطحی اسے کہتے ہیں کہ کسی کلمہ میں تین حرف اصلوں سے کوئی زائد ہو اور
 اس کے مصدر کا وزن رباعی ہو یا مزید کے وزن کے مشابہ ہو جائے۔
 اَخْوَجٌ، حَصْرٌ، حَاتِلٌ، اَلرَّجِيْدُ خَوَجٌ کے وزن کے مشابہ ہیں لیکن
 ان کے مصادر اِخْرَاجٌ، حَصْرٌ، حَاتِلٌ، اَمَّا لَطْحِيْ رِبَاعِيْ كِهٖ مَصْدَرٌ خَوَجَةٌ
 کے مشابہ نہیں اس لیے یہ لطحی نہیں۔

جہوں میں ہمزہ کے بعد واقع ہوں ان کا سرہ ماقبل کو دینا بعد از حذف
 حرکت ماقبل جائز ہے اگر واو ہو تو وہ ماقبل مسور ہونے کی وجہ سے ماہو
 جائے گی جیسے کُوْدٌ، قَوْلٌ، بَيْعٌ، سَعْيٌ، قَيْلٌ، بَيْعٌ بنائے گئے،
کاد مکوڈ اصل میں مکوڈ تھا واد پر ہمزہ قبیل تھا نقل کر کے ماقبل
 کو دیا دساکن جمع ہو گئے اس لیے ایک واو کو حذف کیا تو مکوڈ ہو گیا
 تشبیہ: امر کذا اور نہی لا تکتد میں الف التماساکن کی وجہ سے
 گر گیا مضارع جہول یکاڈ اور ظرف مکاڈ میں یکاڈ مضارع
 معلوم والا قانون جاری ہوا۔ اسم لہ مکوڈ، مکوڈ، مکوڈ،
 مکوڈان اور افعال التفضیل اکوڈ، اکوڈان، اکوڈون میں قانون
 جاری نہیں کیا گیا کیونکہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ اسم لہ اور افعال التفضیل میں
 قانون جاری نہیں ہوتا، **کاد** قاعدہ: ہر دال ساکن اس کے بعد تا
 متحرک ہو سوائے تا افعال کے اس دال کو تا کرتے ہیں اس کے بعد تا کو

باب ششم بروزن افعیال چون الاخشیسان سوت درشت شدن تصریفه اخشوشن
 یخشوشن اخشیسانا فم یخشوشن الامر منہ اخشوشن والنہی عنہ لا تخشوشن : الاخریلاق
 دریدہ شدن جامہ الاخلیلاق کہنہ شدن جامہ الامیلاح ، شور شدن آب ، الاخذیداب کوزہ پشت
 شدن : بدانکہ این باب ہم لازم ست و در قرآن شریف نیامده است ۔

باب ہفتم بروزن افعوال چون الاجلواذ شافتن شتر تصریفہ ، اخلوذا اجلواذ اہو
 فجلوذا الامر منہ اجلوذا والنہی عنہ لا تجلوذا : الاخرواط چوب تراشیدن ، الاخلواط ، قلادہ در گردن
 شتر بتن ، یقال اخلوط البعیر اذا تعلق بعنقہ قلادۃ بدانکہ این باب ہم لازم است و در
 قرآن شریف نیامدہ ۔

باب ہشتم بروزن افعال چون الاثاقل گراں بار شدن و خود گراں بار ساختن تصریفہ اناقل
 یتاقل اناقلا فمومتاقل الامر منہ اناقل والنہی عنہ لا تناقل : الاداک در زین و در زین
 الاساقط میوہ از درخت افندن ، الاثاقلہ بمشکل شدن ، الاصلح با یکہ گیرا شتی کردن ۔
باب نہم بروزن افعال چون الاظہر پاک شدن تصریفہ اظہر اظہر اظہر اظہر
 الامر منہ اظہر والنہی عنہ لا تظہر : الازمئل جامہ بر سر کشیدن ، الاضوح زاری کردن الاجتب ، دور
 شدن ، الازکر پندیر فتن و یاد کردن ۔

۱۰ افعیال باب کی علامت یہ ہے کہ اس کی ماضی کے واحد غائب
 کے صیغہ میں ہمزہ وصل اور عین کلمہ کے بعد واو اور اس واو کے بعد عین
 کلمہ کا ہم جنس لفظ نازل ہوگا ۔
۱۱ اس باب کے وزن پر کوئی مثال قرآن شریف میں نہیں پائی گئی
۱۲ افعوال کی علامت یہ ہے کہ اسکی ماضی کے واحد غائب کے
 صیغہ میں ہمزہ وصل اور عین کلمہ کے بعد دو واو نازل ہوں گی جیسے کہ واضح
 ہے کہ واو مشدق حقیقت میں دو واو ہی ہیں ۔

انتباہ
 فعل لازم کے افعال سے مجہول اور اسم مفعول کی گردانیں بغیر واسطہ
 حرف جار کے نہیں آتیں ان کے ساتھ جہد وغیرہ کو ملایا جاتا ہے لیکن
 اکثر طور پر باب افعال ، افعال ، افعیال ، افعوال ، افعیال کے
 لازم ہونے کے باوجود ان کی مجہول اور اسم مفعول کی گردانیں کرلی جاتی
 ہیں تاکہ طلباء کو مجہول کی گردانوں کی سمجھ بھی آجائے ۔
۱۳ اونٹ کی گردن میں جب قلادہ (گانی) ڈالا جائے تو کہا جاتا ہے
 اخلوط البعیر ۔ اس نے اونٹ کے گلے میں قلادہ ڈالا ۔

بدانکہ اصل باب افعال و افعال تفاعل و تفعل بودہ تارا ساکن کردہ بفابدل کردن وقارادر
 فادغام نمودند از بہت مجانسرت در مخزج پس ہمزہ وصل مکسور در اول او در آوردند تا ابتدا بسکون لازم
 نیاید افعال و افعال شد اما ہمزہ در و الف وصل در نیاید آنرا پنج باب ست ۔

باب اول بروزن افعال چون الاکرام گرامی کردن تصریفہ اکرام اکرام اکرام و اکرام
 یکریم اکراما فم یکریم الامر منہ اکرام والنہی عنہ لا تکریم : الاسلام مسلمان شدن و گردن نہادن بطا
 الاذہاب بردن ، الاعلان آشکارا کردن ، الاکمال تمام کردن ، بدانکہ ہمزہ امر حاضر میں باب

۱۰ بدانکہ مصنف نے بیان کیا ہے کہ افعال اصل میں تفاعل اور افعال
 اور افعال اصل میں تفعل ہے ، اس سے خود واضح ہو رہا ہے کہ
 در حقیقت یہ باب تفاعل اور تفعل ہیں ان کو مستقل افعال
 اور افعال نام دینا ہی غیر مناسب ورتہ الیہ کی تعداد کثیر ہو جائے
 گی جیسے باب افعال اکتیاد کہ اکتیاد پڑھنا جاتے ہے اس طرح باب
 کا نام افعال ہوگا ، اسی طرح اذکر فی دراصل باب افعال ہے تبدیلی
 کے بعد افعیاء ہو جائے گا اس طرح اور بابوں میں بھی تبدیلیاں واقع
 ہوتی رہتی ہیں اس لیے ان کو اصلی نام باب تفعل یا تفاعل ہی دیا جائے ۔
۱۱ تاکو ساکن کیا فاکلمہ یعنی تاسے تبدیل کیا کیونکہ تا اور تا دونوں
 قریب المخزج ہیں یعنی جن طرح متجانسین میں ادغام ہوتا ہے اسی طرح
 متقاربین میں بھی ادغام ہوتا ہے جب تا کو تا کر کے ادغام کیا تو ابتدا
 بالساکن لازم آتی اس لیے ہمزہ وصل مکسور کو اول میں لایا تو افعال ہو گیا
قائدہ

تا ، ذال ، زاء ، سین ، شین ، صاد ، ضاد ، طاء ، ظا میں سے کوئی
 ایک باب تفعل یا تفاعل کے فاکلمہ میں واقع ہو تو تفعل کی
 تا کو فاکلمہ کی جنس کرنا جائز ہے بعد میں جنس کو جنس سے ادغام کرنا
 واجب ہے ۔
 اگر تا واقع ہو باب تفعل یا تفاعل کے فاکلمہ میں تو ادغام کرنا
 واجب ہے کیونکہ دو حرف ایک جنس کے جمع ہو گئے ۔ جیسے تکرر کو
 کو تکرر پڑھنا واجب ہے البتہ باقی مندرجہ بالا الفاظ میں دو صورتیں
 جائز ہیں ۔
 تکرر اور تکرر کو تکرر ، اناقل ، تکرر ، تکرر ، اور
 تکرر کو اذکر اور اذکر : تکرر ، تکرر ، تکرر ، تکرر ، اور
 اذکر : تکرر کو اذکر ، اذکر ، تکرر ، تکرر ، اور
 اذکر : تکرر ، تکرر کو اذکر ، اذکر ، تکرر ، تکرر ، اور
 تکرر کو اذکر ، اذکر ، تکرر ، تکرر ، اور

ہمزہ وصل وہ ہے جو درج کلام میں گر جاتا قرآۃ البتہ کتابہ موجود
 رہتا ہے جیسے واخترت ، ہمزہ قطعی وہ ہے جو درج کلام میں قرآۃ
 اور کتابہ نہیں گرتا ۔ ہمزہ قطعی کے علاوہ ہمزہ وصلی ہے ۔
 ہمزہ قطعی نو قسم ہیں ، باب افعال کا ہمزہ جیسے اکرام ، مضارع
 کے واحد متکلم کا ہمزہ جیسے اخترت ، اسم تفضیل کا ہمزہ جیسے اخترت
 جمع کا ہمزہ جیسے اشرف ، اعلام ناموں کا ہمزہ جیسے اسمعیل ،
 اسحق ، بنا کا ہمزہ یعنی کلمہ کا وضع کے لحاظ سے واقع ہونے والا جیسے اذکر
 (انگلی) امر ، فعل تجویب کا ہمزہ جیسے ما اخترت ، ہمزہ استفہام
 جیسے اذکرتم کا پہلا ہمزہ استفہام کا ہے جو قطعی ہے اگرچہ دوسرا
 ہمزہ باب افعال کا ہونے کی وجہ سے قطعی ہی ہے تاہم یہاں مثال استفہام
 کے لحاظ سے دی گئی ۔ ناکا ہمزہ جیسے اذکرتم (اے عبداللہ)

وصلی نیست بلکہ ہمزہ قطعی است کہ حذف کردہ شدہ است از مضارع او یعنی تکریم کہ در اصل تا کریم بوده است از برائے موافقت اکرم کہ در اصل اکرم بوده است ہمزہ ثانی از جهت اجتماع ہمزین افتاد اکرم شد۔

باب دوم بروزن تفعیل چون التصریف گردانیدن ^{در ضمنی عین کلمہ شد باشد} **مصرفیہ** صرفت یصرف تصریفاً فهو مصروف و صرفت یصرف تصریفاً فهو مصروف الامر منصرف و صرفت لا تصرف : التکذیب والکذاب کسی را دروغ زن داشتن التقدیم پیش شدن و پیش کردن ، التکلیف بجای دادن التعمیم بزرگ داشتن ، التعمیل ستانی کردن

باب سوم بروزن تفعیل چون التقبل پذیرفتن **تصرفیہ** تقبل یتقبل تقبلاً فهو متقبل و تقبل یتقبل تقبلاً فهو متقبل الامر من تقبل و الہی عنہ لا تقبل : التقدیم میوه خوردن ، التلبس رنگ کردن ، التعمیل ستانیدن ، التسم ذندان سفید کردن بدانکہ در باب تفعیل و تفاعل ہر جا کہ دو تاء در اول کلمہ ہم آید روا باشد کہ یک تاء را حذف کنند۔

۳۱۰ قاعدہ - تامضارع جب داخل تھا تفعیل اور تفاعل اور تفعیل اور تفاعل پر تو اس باب کے مضارع معلوم ہیں ایک تاکو گرا تا جائز ہے تقبلت کو تقبل ، تقابل کو تقابل ۔ تصدح کو تصدح ۔ تصدح کو تصدح ۔ پڑھنا جائز ہے لیکن مضارع مجہول میں ایک تاکو حذف نہیں کیا جاسکتا اس لیے کہ اگر پہلی تاکو حذف کریں تو اسی باب کے مضارع معلوم سے تاکو حذف کرنے کی صورت سے التباس لازم آئے گا مجہول اور معلوم دونوں تقبل ، تقابل ، تصدح ہوں گے اور اگر دوسری تاکو حذف کیا جائے تو تقبل ، تقابل ، تصدح ہوں گے اور یہی دوسرے ابواب کے مضارع مجہول کا ہے کیونکہ تقبل باب تفعیل اور تقابل باب مفاعیلہ اور تصدح باب تفعیلہ کے مضارع مجہول ہیں۔ اسی طرح تفعیل کا تفعیل اور تفاعل کا مفاعیلہ اور تفعیل کا فعللہ کے مضارع مجہول سے التباس لازم آتا۔

باب چہارم بروزن مفاعلۃ چون المقاتلۃ و القتال با یک دیگر کارزار کردن **تصرفیہ** قاتل یقاتل مقاتلاً و قتالاً فهو مقاتل و قاتل یقاتل مقاتلاً و قتالاً فهو مقاتل الامر من قاتل و الہی عنہ لا تقاتل : المعاقبۃ و العقاب با یک دیگر عذاب کردن ، الخادعۃ و الخداع فریفتن ، الملازمۃ و اللزام ، باہم لازم گرفتن ، المبادکۃ برکت گرفتن بخدائے عزوجل یا کسیے یا چیزے **باب پنجم** بروزن تفاعل چون التقابل با یک دیگر رو برو شدن **تصرفیہ** تقابل یتقابل تقابلاً فهو متقابل و تقویل یتقابل تقابلاً فهو متقابل الامر من تقابل و الہی عنہ لا تقابل : الخافۃ با یک دیگر سخن پنہاں گفتن ، التعادف ، با یک دیگر شناختن ، التفاخر با یک دیگر فخر کردن۔ **آمار باعی** نیز بر دو گونہ است یکی مجرد کہ در و حرف زائد نباشد دوم مشعب کہ در و حرف زائد باشد اما آنکہ در و حرف زائد نباشد آنرا یک باب است و این باب لازم و متعدی نیز آمدہ است۔

۳۱۱ ایک دوسرے سے لڑائی کرنا، یعنی باب مفاعلہ اکثر طور پر جانین میں اشتراک کے لیے آتا ہے لیکن کبھی عام ابواب کی طرح جانب واحد سے آتا ہے لیکن ترکیبی لحاظ سے ایک ہی فاعل اور ایک مفعول ہوتا ہے جیسے ضارب ذیضارحاً، میں زید فاعل اور عمر مفعول ہے اگرچہ معنوی لحاظ سے ہر ایک فاعل اور ہر ایک مفعول سے معنی ہوگا، زید نے عمر کو اور عمر نے زید کو مارا، لیکن عاقبتاً التصق، میں نے چور کو سزا دی، اس میں معنوی اعتبار پر بھی ایک ہی فاعل اور ایک ہی مفعول ہے۔ **۳۱۲** المبادکۃ کا مصنف نے جو ترجمہ کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے برکت حاصل کرنا یا کسی آدمی سے یا کسی چیز سے، لیکن صحیح ترجمہ اس طرح ہے جو المخذ میں ہے بآذک الرجل۔ کسی آدمی کے حق میں برکت کی دعا مانگنا، راضی ہونا۔ **۳۱۳** بآذک اللہ لک و عذیک و بآذکک، اللہ تجھ کو مبارک کرے، بآذک علی الاعنیاء و الہم۔ یعنی اے اللہ تمناؤں سے انبیا کریم اور انہی اولاد کو جو شرافت و بزرگی اور عزت بخشتی ہے وہ ہمیشہ برقرار رکھ۔ **۳۱۴** الخافۃ کا ترجمہ مصنف نے کیا ہے، ایک دوسرے سے بات پوشیدہ کہنا، لیکن المعنی نے ترجمہ اس طرح کیا ہے۔ تخافت بکلامہ و صوتہ، پوشیدہ رکھنا، پست کرنا، تمہیں پست کرنا یا تقریباً پست کرنا۔

آواز سے بڑھنا، تخافت۔ تکلف صنف و سکون کا اظہار کرنا۔ **عہ تفاعل** باب کی علامت یہ ہے کہ فاعل سے پہلے تاء اور بعد میں الف زائد ہوتا ہے۔ **عہ تقویل** اور مفاعلہ کی ماضی مجہول قویل ماضی معروف تقابل اور قابل سے بنائی گئیں غیر ثلاثی مجرد سے ماضی مجہول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری حرف یعنی بر فتح ہی رہے گا اور آخر سے ماقبل کو کسرہ دیا جائے اور باقی ہر متحرک حرف کو صغیر دیا جائے اور ساکن کو اپنے حال پر رکھا جائے اس لیے جب الف کا ماقبل مضموم ہو گیا تو الف کو واؤ سے بدل دیا گیا۔

باب اول بروزن فعللہ چون البعثة برانگفتن، مصرفیہ بعثر بعثر بعثرة فهو مبعثر
وبعثر بعثر بعثرة فهو مبعثر الامر منه بعثر والهي عنه لا تبعثر: الدحرجة ليارگرداين
العسكرة لشكر ساختن، القنطرة پل بستن، الزعفرنة رنگ كردن بزعفران،

اما رباعي نشعب که در حرف زائد باشد آن نیز بر دو گونه است یکی آنکه در و همزه وصل نباشد و
دیگر آنکه در و همزه وصل باشد اما در و همزه وصل نباشد آنرا نیز یک باب سرت و این باب لازم است در
قرآن شریف نیامده است۔

باب اول بروزن تفعلل چون التسريل پیراهن پوشیدن تصرفیه تسربل يتسربل تسربلا
فهو متسريل الامر منه تسربل والهي عنه لا تتسريل: التبرقع، برقع پوشیدن التقمير مقهور شدن،
التزندق، زندق شدن، التبختر بنازخرامیدن اما آنکه در و همزه وصل در آید آنرا دو باب است، و
آن هر دو باب لازم است۔

باب اول بروزن افعللال چون الابرنشاق شاد شدن تصرفیه ابرنشق يبرنشق ابرنشاقا
فهو مبرنشق الامر منه ابرنشق والهي عنه لا تبرنشق: الاخرنجام، جمع شدن، الابنداح فلج
شدن بجایگاه، الاسلنطاح بر قفا خستن، الاخرنكاس، سیاه شدن موئے۔ بدانکه این باب در قرآن
شریف نیامده است۔

طه اس باب کامصدر من طرف فعللہ آنہ سے اسی طرح فعللال
دبا کسر بھی آتا ہے جیسے سترهفت سترهاقا، میں نے کچے کی غذا کو
درست کیا، اسی طرح اس باب کامصدر فعللال (بالفتح)
بھی آتا ہے جیسے صلصلا، و سوا سار اور فعللی کے وزن پر آتا
ہے جیسے قهقري (الماحی کی جانب چلنا، اور فعللاء (جمع اول
وثالث والفتح مدودہ) جیسے قرفصاء (سرین پر اس طرح بیٹھنا کہ دونوں
ران پیٹ سے چپان ہوں)۔ تسمیر رباعی مجرد ہو یا مزید اور تلاثی مزید
کے مقرر مصدر کے بغیر اسی باب کے اسم مفعول کے وزن پر بھی مصدر آتا
ہے اس کو مصدر بھی کہتے ہیں جیسے تلاثی مزید، رباعی مجرد اور رباعی مزید
کا اسم مفعول اور ظرف اور مصدر بھی ایک ہی وزن پر آتے ہیں گے مصدر میمی
کا اس وزن پر آتا قیاسی ہے لیکن تلاثی مجرد سے مصدر اگرچہ اسم مفعول
کے وزن پر کبھی آتا ہے لیکن وہ عامی ہے قیاسی نہیں تلاثی مجرد کا مصدر
یہی قیاسی طور پر تمام الواب سے مفعول (مفتوح العین) آتا ہے لیکن
مثال یابی سے مطلقا اور مثال وادی جس کا مضارع یفعل کے وزن
پر ہو اور فاکلمہ حذف ہوتا ہو اس کامصدر میمی مفعول کے وزن پر
آتا ہے جیسے موعید اور میسر اور وحیل کیوچل سے بھی مفعول
دبا کسر آتا ہے۔

طه زندق کا لغوی معنی ہے دین ہونا، مجوسی کو بھی زندق کہا جاتا ہے
مجوسی وہ ہے جو دوزخدا مانتے ہیں ایک خالق خیر اس کو بزدا کہتے ہیں،
دوسرا خالق شر اسکو اھرمین کہتے ہیں، اسی طرح انبیاء کرام کی شان میں یا
صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کرنے والا زندق ہے عہ تسربل نیز کبھی
تایمی آجاتی ہے جیسے تسربلہ اس کا معنی ہوگا ایک بار کہ تہیننا یا ایک قسم کا
تہیننا۔

باب دوم بروزن افعللال چون الاقشعرا، موئے برن خاستن تصرفیہ اقشعرا اقشعرا اقشعرا
مقشعرا الامر منه اقشعرا اقشعرا اقشعرا والهي عنه لا تقشعرا لا تقشعرو: الاقمطرا، سخت
ناخوش شدن، الاشفترار، پرانگندہ شدن، الاضمہار، سرخ شدن چشم، الاضمہار، سخت شدن خار،
الاشفترار، بلند شدن بدانکہ این باب در قرآن شریف آئندہ است کما قال اللہ تعالیٰ تقشعرو
من اجلود الذين يخشون ربهم (پ ۲۳)

اما تلاثی نشعب کہ ملحق بر رباعی است نیز دو گونه است یکی آنکہ ملحق بر رباعی مجرد باشد و دوم آنکہ ملحق
بر رباعی مجرد نباشد اما آنکہ ملحق بر رباعی مجرد باشد آنرا ہفت باب است۔

باب اول بروزن فعللہ بتکرار اللام چون الجلببۃ چادر پوشیدن تصرفیہ جلبب جلبب
جلببۃ فهو وجلبب وجلبب جلببۃ فهو وجلبب الامر منه جلبب والهي عنه لا تجلبب
الشملة شافتن، وليس هذا الباب في القرآن۔

باب دوم بروزن فعللہ بزيادة النون بين العين واللام، چون القلنسة کلاه پوشیدن
تصرفیہ قلنس قلنسة فهو مقلنس وقلنس يقلنس قلنسة فهو مقلنس،
الامر منه قلنس والهي عنه لا تقلنس، وليس في القرآن۔

طه رباعی مجرد کا وزن فعللہ ہے اور ملحق بر رباعی مجرد کے پہلے باب کا وزن بھی
فعللہ ہے لیکن دونوں میں فرق یہ ہے کہ رباعی مجرد کے چار حرف اصلی ہوتے
ہیں، فاکلمہ، عین کلمہ اور دو لام لیکن ملحق حقیقت میں تلاثی مزید ہے رباعی مجرد
کے وزن کے مشابہ ہونے کی وجہ سے اس کا نام ملحق ہوتا ہے اس کا پورا نام تلاثی
مزید فی ملحق بر رباعی مجرد ہے۔ اس میں دوسرا لام اصلی نہیں بلکہ لام کلمہ کا ہم جنس
آتا ہے اصل لفظ جلبب ہے ایک یا کو زائد کیا یعنی لام کلمہ کا تکرار سے تکدوا
لام بھی زائد ہے۔ عقلا جلببۃ کا وزن فعللہ ہونا چاہیے تھا لیکن آسانی کے لیے
وزن میں تکرار لام کا اعتبار بھی کر لیا ہے ورنہ حقیقت میں جو لفظ زائد ہوتا ہے
اسی کو عین وزن میں زائد کیا جاتا ہے۔

طه امر اور مجرد اور تہی میں تین تین صورتیں پڑھی جائیں گی ادغام کا
باب افعللال (اخرار) میں بیان کیا جا چکا ہے۔ تیر ماضی، مضارع وغیرہ
میں بھی اسی باب کی طرح ادغام ہوگا۔
فائدہ۔ مصنف نے اگرچہ متعدی مزید کے الواب کے افعال مجہول اور
اسم مفعول نہیں ذکر کیے کیونکہ یہ لازم فعل ہیں لیکن بقدی طلباء کو وزن
کی پہچان کرنے کے لیے اکثر حضرت ان کے فعل مجہول اور اسم مفعول بھی ذکر
کرتے ہیں کیونکہ ان آؤزان کے ساتھ ہی حرف جار ذکر کر کے متعدی بنایا جاتا
ہے مکمل آیت کریمہ کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے بریکٹ میں ان مذکورہ الفاظ
گرای کا ترجمہ ہے۔ اللہ نے اناری سب سے ابھی کتاب کا اول سے آخر تک
ایک ہی ہے دوسرے بیان والی ہے (اس سے بال کفر سے ہوتے ہیں ان کے
بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں پھر انکی کھالیں اور دل نرم پڑتے ہیں
یاد خدا کی طرف رغبت میں، اللہ کی ہدایت ہے راہ دکھائے اسے جسے چاہے
اور جسے اللہ کرے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔

باب سوم بروزن فوعلة بزياة الواو بين الفاء والعين چون الجوربة باسما پوشیدن

تصرفیه: جورب یجورب جوربة فهو مجورب وجورب یجورب جوربة فهو مجورب الامر من جورب والنهي عنه لا تجورب: الحوقلة سُخت پیرشدن وليس في القرآن

باب چهارم بروزن فوعلة بزياة الواو بين العين واللام چون السرولة انار پوشیدن

تصرفیه: سرول یسرول سرولة فهو مسرول الامر من سرول والنهي عنه لا تسرول: الجهورة، آواز بلند کردن، وليس في القرآن

باب پنجم بروزن فبعلة بزياة الياء بين الفاء والعين، چون الخيعة پیرهن بے آستین پوشیدن

تصرفیه: خيعل یخيعل خيعة فهو مخيعل وخوعل یخيعل خيعة فهو مخيعل الامر من خيعل والنهي عنه لا تخيعل: الهيمنة، گواه شدن، يقال ان الهاء فيه مبدلة من الهيمنة الصيطرة برگماشته شدن، وجاء في القرآن كما قال الله تعالى لست عليهم بصيطر

بدانکه خوعل دراصل خيعل بود از جهت ضممه ما قبل یا واو گشت خوعل شد

باب ششم بروزن فعيلة بزياة الياء بين العين واللام چون الشريفة، افزونی بر گهائی گشت بریدن

تصرفیه: شريف یشریف شريفة فهو مشريف وشريف یشریف شريفة فهو مشريف الامر من شريف والنهي عنه لا تشریف، الجزيلة زرانودون، وليس في القرآن

فوعلة یعنی فوعلة کے ساتھ ملحق ہے نظام اس کا وزن بھی فوعلة نظر آتا ہے لیکن اس میں عین اور لام کلمہ کے درمیان واؤ زائد ہے اصل کلمہ نہیں اسی لیے اس کا وزن فوعلة پیش کیا گیا ہے اگر واؤ اصل ہوتی زائد نہ ہوتی تو یقیناً رباعی مجرد ہوتا ملحق نہ ہوتا

افعال، تفعیل، مفاعلة، فَعْلَلَة اور اس کے ملحقات کے مضارع معلوم میں بھی صرف اتین (علامات مضارع) مفہوم ہوتے ہیں۔

یہ الہج میں ہے خیععل اس نے بغیر اتین کے قیص پہنائی، تخیععل، بغیر اتین کے قیص پہنی، اس طرح ترجمہ یہ ہونا چاہیے۔

پیرا ہن بے آستین پوشا نیدن۔
سروول اور شریف اور ان دونوں بابوں کے دوسرے فعلوں میں قانون جاری نہیں کیا حالانکہ واؤ اور یا متحرک ہوں ما قبل ان کے حرف صحیح ساکن ہوتو انکی حرکت نقل کر کے ما قبل کو دیتے ہیں اور حرف علت کو ما قبل حرکت کے مطابق تبدیل کرتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ قانون بیان کرتے ہوئے اسکی شرائط میں یہ بھی بیان کیا جاتا ہے کہ وہ کلمہ ملحق نہ ہو، ملحق میں قانون جاری اس لیے نہیں کرتے کہ اس کا وزن برقرار رہے اور جس لفظ کی زیادتی سے اس کو ملحق بنانا مقصود ہے وہ بھی اصلی حالت میں برقرار رہے۔

باب سہم بروزن فعلة بزياة الالف المبدلة من الياء بعد اللام، چون القلساة كلاه پوشیدن اصل قلسية

فانقلبت الياء الفاء لثقلها وانفتاح ما قبلها تصرفیه قلسی یقلسی قلساة فهو مقلس وقلسی یقلسی قلساة فهو مقلسی الامر من قلس والنهي عنه لا تقلس: الجعياة انکندن وکس في القرآن

یقلسی دراصل یقلسی بود ضمہ بر یاد شوار داشته ساکن کردن یقلسی شد مقلس دراصل مقلسی بود ضمہ بر یاد شوار داشته ساکن کردن

یاد شوار داشته ساکن کردن التقای ساکنین شد میان یا و تونین، یا افاد مقلس شد وقلسی بر اصل خود است یقلسی دراصل یقلسی بود یا متحرک ما قبلش مفتوح یا الف گشت یقلسی شد مقلسی دراصل مقلسی بود

یا از جهت فتح ما قبل بالف بدل کردن التقای ساکنین شد میان الف و تونین الف افاد مقلسی شد قلسی دراصل قلسی بود یا بعلامت جزئی افاد قلسی شد لا تقلس دراصل لا تقلسی بوده است اینجا نیز بالبدل

جزئی افاد لا تقلس شد۔

اما انکه ملحق بر رباعی نشعب باشد اس نیز بردو گونه است یکی انکه ملحق بہ تدخج باشد دوم، انکه ملحق بر اخر تخم باشد اما انکه ملحق بہ تدخج باشد از اہمشت باب است۔

القلساة کا معنی المبی ہے قلسی لڑپی پہنائی، قلسی، لڑپی پہنی۔

قلسی اصل میں قلسی تھا یا متحرک ما قبل مفتوح اس کو الف سے بدل دیا قلسی ہو گیا۔ یقلسی اصل میں یقلسی تھا یا پر فتح ثقیل ہونے کی وجہ سے گرا دیا گیا۔ قلساة اصل میں قلسیہ تھا یا متحرک ما قبل مفتوح اس کو الف سے بدل دیا گیا۔ مقلسی اصل میں مقلسی تھا یا پر فتح ثقیل ہونے کی وجہ سے گرا دیا گیا مقلسی بن ہو گیا۔ یا اور وزن تونین دوساکن جمع ہو گئے اس لیے یا کو گرا دیا گیا مقلسی ہو گیا۔

قلساة کے باب میں کئی جگہ پر اعلال کیا جاتا ہے کیونکہ ایک وجہ تو یہ ہے کہ اس میں جاری ہونے والے قوانین ملحق نہ ہونے کی قید نہیں کی گئی۔ لام کلمہ میں تغیر ملحق، غیر ملحق میں ایک جیسا ہوتا ہے، دوسری وجہ کی طرف مصنف نے خود ہی اشارہ کیا ہے کہ لام کلمہ کے بعد یا کو الف سے بدل کر زائد کیا جاتا ہے گویا کہ تغیر کا اعتبار پہلے کیا جاتا ہے اور الحاق کا بعد میں اس طرح اعلال درست ہو گا۔

قلسی اپنے اصلی حال پر ہے اس میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی گئی۔

قلسی اصل میں یقلسی تھا یا متحرک ما قبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کیا یقلسی ہو گیا۔
قلسی اصل میں مقلسی تھا یا متحرک ما قبل مفتوح یا کو الف سے تبدیل کیا مقلسات ہو گیا۔ الف اور وزن تونین کے درمیان التقای ساکنین ہو گیا الف کو حذف کر دیا۔ مقلسی ہو گیا۔
قلسی امر حاضر کو مضارع معلوم کے حاضر کے صیغہ سے بنایا گیا ہے قلسی سے علامت مضارع کو حذف کر دیا بعد میں حرف متحرک ہونے کی وجہ سے ہزہ وصل کی ضرورت درپیش نہ آئی آخر کو جزم دینی ملحق لیکن جس کلمہ کے آخر میں حرف علت ہو اس میں علامت جزم یہ ہے کہ آخری حرف علت کو گرا دیا جائے اس لیے آخر میں یا کو حذف کیا قلسی ہو گیا۔
قلسی ہی حاضر ہے اس کو قلسی سے بنایا گیا جو مضارع حاضر کا صیغہ ہے اور جب مضارع حاضر کے شروع میں لا ہی جائزہ لایا مضارع کے آخر سے حرف علت (یا) کو حذف کیا کیونکہ آخر میں حرف علت ہو تو اسے حذف کرنا علامت جزئی ہے، تو لا قلسی ہو گیا۔

باب اول بروزن تفعّل بزياة الشاء قبل الفاء وتكرار اللام چون التجلّب چادر پوشیدن،

تصرفیه: تجلبب يتجلّب تجلببا فهو متجلّب الامرته تجلبب والنهي عنه لا تجلبب

التغبرر كروا لودشن، وليس في القرآن -

باب دوم بروزن تفعّل بزياة الشاء قبل الفاء والتون بين العين واللام چون التقلّس كلاه پوشیدن

تصرفیه تقلّس يتقلّس تقلّسا فهو متقلّس الامرته تقلّس والنهي عنه لا تقلّس، وليس

في القرآن -

باب سوم بروزن تفعّل بزياة الشاء والميم قبل الفاء چون التمسك، حالت خواری پیدا کردن،

تصرفیه تمسك يتمسك تمسكا فهو متمسك الامرته تمسك والنهي عنه لا يتمسك: التمدل،

مع كرون بمندیل، يقال تمدل الرجل اذا مسح بيده المندیل - اعلم ان هذا الباب شاذ

بل من قبيل الغلط على توهم الميم اصلا -

باب چهارم بروزن تفعّل بزياة الشاء قبل الفاء ومبعء اللام چون التّعفّر عفرت شدن يقال تعفرت

الرجل اذا صار عفرتيا اي خيتا - تصرفیه تعفرت يتعفرت تعفرتا فهو متعفرت الامرته تعفرت

والنهي عنه لا تعفرت اعلم ان هذا المثال غريب وليس في القرآن -

له تفعّل ملحق باب تفعّل اور جس کے ساتھ ملحق ہے وہ بھی تفعّل ہے لیکن ملحق اور ملحق بہ میں فرق یہ ہے کہ ملحق بہ میں صرف فاعلم سے پہلے تا

زائد ہے باقی چار حروف اصلی ہیں فا، عین اور دو لام، لیکن ملحق میں دو حرف زائد ہیں۔ فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور لام کے بعد اسی کا ہم جنس

زائد ہے اس طرح ملحق میں اصلی تین لفظ ہیں جیسے مثال تجلبب دی گئی اس میں اصلی کلمہ تجلبب ہے فاع سے پہلے تا اور لام کے بعد اسی کا ہم جنس

یا زائد ہے تجلبب ہو گیا لیکن شد خروج کو دھنح سے بنایا گیا جس میں فاع سے پہلے صرف تا کو زائد کیا گیا۔

له تفعّل ملحق ہے کیونکہ اس میں اصلی تین حرف ہیں اور فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور عین کلمہ کے بعد لام کلمہ سے پہلے فون زائد ہے تفعّل کا ہم وزن ہونے کی وجہ سے ملحق ہے۔

له تفعّل میں فاعلم سے پہلے تا اور ميم زائد ہے۔ له تفعّل ملحق ہے اس میں فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور لام کلمہ کے

معد بھی تا زائد ہے۔ عہ فصول اکبری میں تفعّل اور تفعّل دو وزن بالوں کو شاذ کہا گیا ہے۔ نوادر الاصول میں کہا گیا ہے کہ پہلا باب یعنی تفعّل اس لیے شاذ ہے کہ وہ خلاف قیاس ہے اور دوسرا یعنی تفعّل اس لیے شاذ ہے کہ وہ نادر ہے اس لیے کہ ميم مسکن اور تمدل میں الحاق کے لیے نہیں بلکہ مسکن اور تمدل کی ميم کو قندیل کے قاف کی طرح فاعلم کا وہم کہا گیا ہے اگرچہ قیاس یہ چاہتا ہے کہ یہ اصل میں تسکن اور تشدّل ہونا چاہیے اس لحاظ سے ميم زائد ہوگا اور وزن تفعّل ہی ہوگا۔ لیکن تفعّل کے وزن کا وہم بھی ہے کہ ميم فاعلم ہو۔

خیال رہے کہ یہ وہم دوسرے باب میں اس طرح ہو سکتا ہے کہ دوسری تا اصل ہو اور وہ دوسرا لام ہو یعنی مادہ اس کا عفرت ہو۔

باب پنجم بروزن تفعّل بزياة الشاء قبل الفاء والواو بين العين واللام چون التجرّب پاتاہ پوشیدن

تصرفیه تجرّب يتجرّب تجرّبا فهو متجرّب الامرته تجرّب والنهي عنه لا تجرّب: التكوثر

بسیار شدن و ليس في القرآن -

باب ششم بروزن تفعّل بزياة الشاء قبل الفاء والواو بين العين واللام چون التسرؤل ازار پوشیدن

تصرفیه تسرؤل يتسرؤل تسرؤلا فهو متسرؤل الامرته تسرؤل والنهي عنه لا تسرؤل: الكثرة

گذشتن شب، و ليس في القرآن -

باب ہفتم بروزن تفعّل بزياة الشاء والياء بين الفاء والعين، چون التخيّل، پیراہن بے اتین

پوشیدن تصرفیه تخيّل يتخيّل تخيلا فهو متخيّل الامرته تخيّل والنهي عنه لا تخيّل

التعبر بے سامان شدن، التّشيطن نافرمانی کردن بدانکہ اس باب در قرآن شریف نیامده است۔

باب ششم بروزن تفعّل بزياة الشاء قبل الفاء والياء مبعء اللام، کہ در اصل تفعّل بودہ است صمہ لام

را بحرف بدل کردند برائے موافقت یا پس صمہ بریاد شولہ داشتہ ساکن کردند التقائے ساکنین شد میان یا، و

توزین یا فاقد تفعّل شد چون التقلّس کلاہ پوشیدن تصرفیه تقلّس يتقلّس تقلّسا فهو متقلّس

کی وجہ سے کسرہ سے بدل دیا اور یا پر صمہ دشوار ہونے کی وجہ سے گرا دیا گیا التقلّس ہو گیا۔ یہاں الف لام کی وجہ سے توزین نہیں۔

له تقلّس اصل میں تقلّس تھا یا متحرک، قبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا تقلّس ہو گیا، تقلّس اصل میں تقلّس تھا یا متحرک، قبل مفتوح یا کو الف سے تبدیل کیا تقلّس ہو گیا۔ تقلّس اصل میں تقلّس تھا یا کے قبل ممر کو یا کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے تبدیل کیا تقلّس ہو گیا۔ تقلّس اصل میں تقلّس تھا یا پر صمہ ثقیل ہونے کی وجہ سے گرا

دیا گیا تقلّس ہو گیا یا اور لزن توین دو ساکن جمع ہو گئے یا کو گرا دیا تقلّس ہو گیا۔ تقلّس امرعا وزیے مقارنہ حاضر تقلّس ہے بنایا گیا علامت مقارنہ کو حذف کیا آخر میں حرف علت کو گرا یا تقلّس ہو گیا۔ لا تقلّس نہی حاضر کا صیغہ مقارنہ حاضر پر لانی دہنی داخل کیا جو آخر کو جزم دیتا ہے جب آخر میں حرف علت ہو تو علامت جزی حرف علت کو گرا تا ہے اس لیے حرف علت کو گرا یا لا تقلّس ہو گیا۔

له تفعّل باب ملحق ہے اس میں فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور فاعلم اور عین کلمہ کے درمیان واؤ زائد ہے۔ اس طرح ان دو لفظوں کے زائد ہونے سے ثلاثی مزید کا وزن رباعی مزید کے تفعّل باب کے مشابہ ہونے کی وجہ سے ثلاثی مزید ملحق بری بائی ہو گیا، التجورب کا معنی ہے جو راب ہیننا۔

له تفعّل میں فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور عین کلمہ اور لام کلمہ کے درمیان واؤ زائد ہے۔

له تفعّل میں فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور فاعلم اور عین کلمہ کے درمیان یا زائد ہے۔

له تفعّل میں فاعلم سے پہلے تا زائد ہے اور لام کلمہ کے بعد یا زائد ہے کیونکہ تفعّل اصل میں تفعّل تھا لام کے صمہ کو یا کی مناسبت کی وجہ سے کسرہ سے بدل لیا تفعّل ہو گیا۔ یا پر ممر ثقیل تھا اس کو گرا دیا تفعّل ہو گیا، یا اور لزن توین دو ساکن جمع ہو گئے یا کو گرا دیا تفعّل ہو گیا۔

له تقلّس اصل میں تقلّس تھا یا کے قبل ممر کو یا کی مناسبت

له تقلّس اصل میں تقلّس تھا یا کے قبل ممر کو یا کی مناسبت

له تقلّس اصل میں تقلّس تھا یا کے قبل ممر کو یا کی مناسبت

سبھرہ کتب

ہم کتب شفاعت مصطفیٰ (ﷺ)

مؤلف۔ علامہ فضل حق خیر آبادی

مترجم۔ مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری

قیمت۔۔۔۔۔ ڈالری وار جلد = /۱۰۰ لیبیشن = /۹۰
ملنے کا پتہ۔۔۔۔۔ مکتبہ قادریہ جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لہاری گیٹ۔ لاہور

عہد حاضر کے مستشرقین نے سیرت رسول ﷺ اور اسلامی تعلیمات کا مطالعہ مسلمانوں سے کہیں بڑھ کر کیا اور مسلمانوں پر طرح طرح کے اعتراضات کی بوجھاڑ دی، مسلمان علماء نے ان اعتراضات کے نہایت مضبوط جوابات بھی دیئے، اس کے باوجود کچھ لوگ مستشرقین کے داؤ بیج سے متاثر اور مرعوب ہو گئے، کئی اہل علم بھی ان اثرات کی زد میں آ گئے، نتیجہ یہ ہوا کہ کچھ مسلمان کلمانے والے لوگ بھی ہلکی ہلکی باتیں کرنے لگے، ایسے اہل علم کی نگہری بے راہروی نے امت کا شیرازہ منتشر کر دیا، بد قسمتی یہ ہے دن بھی دکھایا کہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات گرامی کے بعض اوصاف کا بھی انکار کیا جانے لگا، مسلمان کلمانے والے مائزین مغرب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی کو بھی تٹازہ بتایا، مستشرقین کے شبہات کے زیر اثر برصغیر میں بھی کئی لوگوں نے اتھاوا امت پر کاری ضرب لگائی۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت مسئلہ بھی ایسے ہی مسائل میں سے ہے جنہیں دانشمندانہ تنازعہ بنا دیا گیا، چنانچہ تقویت الایمان کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنی تصنیف میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقام شفاعت کی بڑی چابکدستی سے نفی کر دی، اس کے رد عمل میں علامہ الہنست نے کئی تصنیفات و تالیفات کے ذریعے غیرت ایمانی اور اسلامی حیثیت کا اظہار فرمایا، اسی سلسلے میں علامہ السند علامہ فضل حق خیر آبادی نے بھی ”تحقیق الفتویٰ فی ابطال الطغویٰ“ فارسی زبان میں تحریر فرمائی، جس میں اہل محبت کے لئے فضائل و مناقب کا خاصا ذخیرہ بھی ہے اور اہل علم کے لئے علمی تحقیقات بھی، یہ کتاب علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے

علمی مجموعہ ”مقام کا پتہ دیتی ہے“ اس کتاب کے مطالب سے معلوم ہوتا ہے کہ علامہ منطوق لفظ اور علامہ ادب کے علاوہ تفسیر، حدیث اور اصول فقہ پر بھی گہری نظر رکھتے تھے، شرف الہنست، مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری صاحب مدظلہ نے اس کتاب کا انتہائی سلیس رول اردو ترجمہ شفاعت مصطفیٰ کے

نام سے کیا ہے، پاکستان میں یہ کتاب دوسری مرتبہ طبع ہوئی ہے اس ایڈیشن کے آخر میں تقویت الایمان کے رد میں علامہ فضل حق خیر آبادی کی پہلی تحریر مع ترجمہ شامل کر دی گئی ہے جو تاحال غیر مطبوعہ تھی، امید ہے کہ قارئین کتاب ایمانی غیرت اور عشق رسول ﷺ کی حلاوت کو محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکیں گے، کتاب کی جلد پر گنبد خضربی، مواجہ شرف اور منبر رسول کی انتہائی دیدہ زیب تصویروں نے کتاب کے ظاہری حسن و جمال کو دو بلا کر دیا ہے، جبکہ حضرت شرف صاحب دام ظلہ کے ترجمہ نے کتاب معنوی خوبصورتی کو اردو دان قارئین کے لئے بے نقاب کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو ملی غیرت و حیثیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کے جذبہ عشق رسول ﷺ کو مستشرقین کے برے اثرات سے محفوظ رکھے۔
(آمین)

نام کتاب: من عقائد اہل السنۃ
مصنف: علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نقشبندی
نعت تحریر: مولیٰ
صفحات: ۳۸۸

مسلمانوں کی اپنے عقائد سے وابستگی کوئی دھنل نہیں ہوتی اور تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ علمی کوتاہی کے باوجود مسلمانوں نے کبھی بھی اپنے عقیدے پر سودے بازی نہیں کی۔

چنانچہ غیر مسلم قوتوں نے اپنی سازشوں کا ہدف اسی بات کو بنایا اور ملت اسلامیہ کو کمزور کرنے کے لئے عقائد میں تشکیک کا سارا لے کر امت مسلمہ میں انتشار و انفرق کاج بویا۔

لیکن چونکہ اسلام دین حق ہے اور اس کا محافظ خود خالق کائنات ہے اس لئے ہر دور میں ایسی شخصیات پیدا ہوتی رہیں جنہوں نے حالات کی سنگینی اور کسی ملامت کی ملامت کی پدواہ کے بغیر تجرید دین کا فریضہ انجام دے کر دشمنان اسلام کی اس سازش کو بے نقاب کیا۔

ان تاریخ ساز شخصیات کی ایک طویل فہرست ہے جن میں باضنی حریب میں جن نفوس قدسیہ نے یہ پاکیزہ وارہی تھیں ان میں حضرت سید الف عالی اور حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمہما اللہ کے نام نہایت نمایاں ہیں۔

مؤرخانہذا کہ امام نے انگریز، ہندو اور نام نہاد مسلمانوں سے مقابلہ کر کے بانی اسلام اور عقائد الہنست کے خلاف سازشوں کا ٹکڑا کر مقابلہ کیا اور یوں امت مسلمہ کو گمراہی کے بھنور میں جانے سے بچالیا۔ لیکن غیر مسلم قوتیں اس موقع پر بھی میدان میں اتر آئیں اور انہوں نے اس شخصیت کو جس نے اسلاف کے عقائد کا تحفظ کیا تھا ایک نئے فرقے کا بانی قرار دے کر ثابت کرنے کی کوشش کی کہ احمد رضا بریلوی اور ان کے معتقدین کے عقائد اسلام اور عقائد الہنست سے متصادم ہیں۔

چنانچہ ان قوتوں کی شیریلادہ ”البریلویہ“ نام کی ایک کتاب لکھی گئی جس میں جموںی ”من گھڑت اور ختاق“ کے خلاف باتوں کے ذریعے اس محسن کو عالم اسلام بالخصوص علامہ عرب کے سامنے بدنام کرنے کی سازش کی گئی حالانکہ حسین طہسین کے جید علماء حضرت شاہ احمد دہلوی کی تحریرات کی خزانہ حسین پیش کر کے انہیں اعزازی اسناد کے ذریعے نوازا چکے تھے۔

اللہ! دور حاضر کے نامور محقق میدان تدوین و تصنیف کے شہسوار شیخ الحدیث علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری نے جن کا نام علمی حلقوں میں کوئی نیا نہیں، نہایت سنجیدگی، متانت اور مضبوط دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ حضرت امام احمد رضا بریلوی نے اپنی تصانیف کے ذریعے جن عقائد کو ثابت کیا ہے صحیح کرامت سے لے کر آج تک اُسے تمام علماء و مشائخ اہل عقائد پر کاربند رہے۔

علامہ شرف قادری کی یہ بیش قیمت تصنیف ”من عقائد اہل السنۃ“ عربی زبان میں عقائد الہنست ایک جامع کتاب ہے جس کی زبان نہایت شیریں تحریر ہے، انداز عالمانہ و محققانہ فریضہ کے کتاب عقائد اسلام پر ایک جامع انسائیکلو پیڈیا ہے اور اس میں ذوق کبیر و دیانت موجود ہے جس کی کبھی بھی معتز ان اور غیر متعصب صاحب ذوق قاری کو ضرور

تبرہ نگار: محمد صدیق بزارو



مکتبہ قادریہ لاہور

Ph:042- 37226193, Cell:0321-7226193